سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات 2017

منگل،14-مارچ2017

(یوم الثلاثہ،14-جمادی الثانی1438ھ)

سولھویں اسمبلی: ستائیسواں اجلاس

جلد 27: شمارہ 7

489

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ14-مارچ2017

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

حصہ اوّل

(مسودات قانون)

1. The Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

MRS GULNAZ SHAHZADI: that leave be granted to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

MRS GULNAZ SHAHZADI: to introduce the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

2. The Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO: To move that leave be granted to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

MIAN KHURRAM JAHANGIR WATTOO: to introduce the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

490

حصہ دوم

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

(مورخہ 7۔فروری 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قرارداد)

جناب محمد سبطین خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ قومی شناختی کارڈ کا حصول ہر شہری کا بنیادی حق ہے مگر شناختی کارڈ کے حصول میں دیگر مشکلات کے ساتھ ساتھ اس ادارے کی کسی غلطی کا خمیازہ بھی عوام کو ہی بھگتنا پڑتا ہے اور لوگوں کی بڑی تعداد عدالتوں میں دھکے کھا رہی ہے لہٰذا یہ ایوان حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ نادرا کو پابند کیا جائے کہ اگر شناختی کارڈ میں غلطی کا ذمہ دار نادرا ہو تو اس کو وہ خود ہی درست کریں تاکہ عوام کو پریشانی کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

(موجودہ قراردادیں)

1۔ ڈاکٹر سید وسیم اختر: اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں جلد از جلد انڈسٹریل زون قائم کیا جائے تاکہ علاقہ ترقی کر سکے اور بڑھتی ہوئی بیروزگاری میں کمی آ سکے۔

2۔ محترمہ حنا پرویز بٹ: اس ایوان کی رائے ہے کہ صوبہ بھر میں مختلف ڈویلپرز مکان اور پلازے بنانے کے سلسلے میں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر اشتہارات دے کر عوام سے لاکھوں روپے لے کر بکنگ کرتے ہیں پھر ماہانہ قسطیں بھی وصول کرتے رہتے ہیں لیکن دس دس سال گزر جانے کے باوجود نہ تو وہ پلازے اور مکانات مکمل ہوتے ہیں اور نہ ہی متعلقہ لوگوں کے handover کئے جاتے ہیں۔اس طرح وہ غریب لوگ جو اپنی جمع پونجی ان کے ہاتھوں لٹا بیٹھتے ہیں دھکے کھاتے پھرتے ہیں لہٰذا یہ ایوان سفارش کرتا ہے کہ اس فراڈ کو روکنے کے لئے مؤثر قانون سازی کی جائے تاکہ آئندہ سادہ لوح عوام لٹنے سے بچ سکیں۔

3۔ بیگم خولہ امجد: اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کی طرح سرکاری سکولوں کے کلاس رومز اور لیبز کو بھی دور حاضر کے مطابق بہتر کیا جائے۔ خاص طور پر سرکاری سکولوں میں ابتدائی کلاس رومز (پلے گروپ، نرسری وغیرہ) کو رول ماڈل بنایا جائے۔

4۔ ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ: عرصہ دراز سے دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل کی تعمیر کا منصوبہ تھا تاکہ ضلع جہلم اور ضلع سرگودھا کی عوام کی مسافت میں تقریباً ایک سو کلومیٹر کی کمی ہو سکے لیکن اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک یہ پل نہیں بن سکا۔ یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ فوری طور پر دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل تعمیر کیا جائے۔

5۔ ڈاکٹر نجمہ افضل خان: اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب میں خواتین کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین کو سکولز / کالجز کے سلیبس میں شامل کیا جائے تاکہ طلباء وطالبات کو آگاہی حاصل ہو سکے۔

491

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا ستائیسواں اجلاس

منگل،14۔مارچ2017

(یوم الثلاثہ،14۔جمادی الثانی1438ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11بج کر10منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک وترجمہ قاری محمد علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِo

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا
هَلۡ اَدُلُّكُمۡ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنۡجِيۡكُمۡ مِّنۡ عَذَابٍ اَلِيۡمٍ ﴿10﴾
تُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ وَتُجَاهِدُوۡنَ فِىۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ بِاَمۡوَالِكُمۡ
وَاَنۡفُسِكُمۡ ؕ ذٰلِكُمۡ خَيۡرٌ لَّكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿11﴾ يَغۡفِرۡ لَكُمۡ
ذُنُوۡبَكُمۡ وَيُدۡخِلۡكُمۡ جَنّٰتٍ تَجۡرِىۡ مِنۡ تَحۡتِهَا الۡاَنۡهٰرُ وَمَسٰكِنَ
طَيِّبَةً فِىۡ جَنّٰتِ عَدۡنٍ ؕ ذٰلِكَ الۡفَوۡزُ الۡعَظِيۡمُ ﴿12﴾ وَاُخۡرٰى
تُحِبُّوۡنَهَا ؕ نَصۡرٌ مِّنَ اللّٰهِ وَفَتۡحٌ قَرِيۡبٌ ؕ وَبَشِّرِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿13﴾

سُوۡرَةُ ال صَّف آیات10 تا13

مومنو!میں تم کو ایسی تجارت بتاؤں جو تمہیں عذاب الیم سے مخلصی دے(10)(وہ یہ کہ)اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اللہ کی راہ میں اپنے مال اور جان سے جہاد کرو۔اگر سمجھو تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے(11)وہ تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغہائے جنت میں جن میں نہریں بہہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات ہیں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار)ہیں داخل کرے گا۔یہ بڑی کامیابی ہے(12)اور ایک اور چیز جس کو تم بہت چاہتے ہو(یعنی تمہیں)اللہ کی طرف سے مدد(نصیب ہوگی)اور فتح قریب(ہوگی)اور مومنوں کو(اس کی)خوشخبری سنادو(13)

وما علینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب عابد رؤف قادری نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

نہ میرے سُخن کو سُخن کہو نہ میری نوا کو نوا کہو
میری جاں کو صحنِ حرم کہو میرے دل کو غارِ حرا کہو
میں لکھوں جو مدح شہِ اُمم پَر جبرائیل بنے قلم
میں ہوں ایک ذرہ بے درھم مگر آفتاب ثناء کہو
طلب شہہ عربی کروں میں طواف حُبّ نبی کروں
مگر ایک بے ادبی کروں مجھے اس گلی کا گدا کہو
نہ دھنک ،نہ تارا، نہ پُھول ہوں قدم حضور کی دُھول ہوں
میں شہید عشقِ رسول ہوں میری موت کو بھی بقا کہو

سوالات

(محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور اطلاعات وثقافت)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈا پر محکمہ جات محنت وانسانی وسائل اور اطلاعات وثقافت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر7383 جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر8362 محترمہ لبنیٰ ریحان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7691 محترمہ مدیحہ رانا کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر8498 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر صلاح الدین خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا ڈویژن میں محکمہ اطلاعات وثقافت کے ملازمین ودیگر تفصیلات

*8498: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) سرگودھا ڈویژن میں محکمہ اطلاعات وثقافت کے ملازمین کے نام، عہدہ، گریڈ بتائیں اور کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ب) اس ڈویژن میں کتنی اور کون کون سی آرٹس کونسل چل رہی ہیں؟

(ج) اس ڈویژن میں کون کون سے ادارے اور تاریخی عمارات محکمہ کے پاس ہیں۔

(د) سال15-2014 اور16-2015 کے دوران کتنی رقم اس ڈویژن کو فراہم کی گئی تھی اور موجودہ سال17-2016 میں کتنی رقم فراہم کی گئی ہے؟

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف)

نمبر شمار	نام	عہدہ	گریڈ
-1	خالی	ریزیڈنٹ ڈائریکٹر	بی ایس18
-2	خاور اقبال	پروگرام آفیسر	بی ایس17
-3	اسامی خالی	پروگرام آفیسر	بی ایس17
-4	ثاقب علی رضا	اکاؤنٹنٹ	بی ایس16
-5	محمد رمضان	اسسٹنٹ	بی ایس16
-6	ریاض عالم حیات	سٹینو گرافر	بی ایس15
-7	محمد ریاض	سینئر کلرک	بی ایس14
-8	اسامی خالی	جونیئر کلرک	بی ایس11
-9	اسامی خالی	سٹور کیپر	بی ایس9
-10	خالد محمود	دفتری	بی ایس4
-11	علی رضوان اختر	نائب قاصد	بی ایس1
-12	محمد اسلم	نائب قاصد	بی ایس1 (ڈیلی ویجز)
-13	اسامی خالی	مسینجر	بی ایس1
-14	خالد محمود	چوکیدار	بی ایس1 (ڈیلی ویجز)
-15	ارسلان مسیح	خاکروب	بی ایس1

(ب) سرگودھا ڈویژن میں ثقافتی سرگرمیوں کے لئے حکومت کے زیر اہتمام صرف ایک آرٹس کونسل سرگودھا آرٹس کونسل کے نام سے چل رہی ہے اور اس کے ماتحت کوئی آرٹس کونسل نہیں ہے۔

(ج) کوئی بھی تاریخی عمارت سرگودھا آرٹس کونسل کے ماتحت نہیں ہے۔

(د) رقم فراہم کی گئی۔

2014-15= 88,95,068روپے

2015-16= 54,49,265روپے

2016-17= 7,093,000روپے

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! اس سوال کے جز (الف) میں سرگودھا ڈویژن میں محکمہ اطلاعات و ثقافت کے ملازمین کے نام، عہدہ اور گریڈ پوچھے گئے ہیں اور خالی اسامیوں کے بارے میں پوچھا گیا ہے تو وزیر موصوف خالی اسامیوں کی تفصیل بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر اطلاعات وثقافت!

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! محکمہ ثقافت سرگودھا ڈویژن میں پندرہ اسامیاں ہیں جن میں سے اس وقت پانچ اسامیاں خالی ہیں اور محکمہ اطلاعات سرگودھا ڈویژن میں کل45 اسامیاں ہیں جن میں سے سات اسامیاں خالی ہیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جز(ج) میں سوال کیا گیا ہے کہ اس ڈویژن میں کون کون سے ادارے اور تاریخی عمارات محکمہ کے پاس ہیں، وزیر موصوف اس کی بھی تفصیل بتادیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر اطلاعات وثقافت!

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! سرگودھا ڈویژن میں ہمارے پاس کوئی تاریخی عمارت نہیں ہے اور محکمہ ثقافت کے ملازمین ضلع کونسل کے ہال میں بیٹھتے ہیں اب وزیراعلیٰ کی مہربانی سے وہاں پر500 افراد کے بیٹھنے کی capacity کا نیا ہال تعمیر ہو گیا ہے جس کا ہم جون میں افتتاح کر رہے ہیں اور اس حوالے سے وہاں activity ہوتی رہے گی۔ اس کے علاوہ وہاں پر ہمارے پاس کوئی عمارت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال محترمہ فائزہ احمد ملک کا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر8436 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: محکمہ محنت کے ہسپتال و دیگر تفصیلات

*8436: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) لاہور میں محکمہ کے کتنے ہسپتال ہیں ان کے نام اور یہ کہاں کہاں ہیں؟

(ب) یہ ہسپتال کتنے بیڈز پر مشتمل ہیں ان میں ڈاکٹر، پیرامیڈیکل سٹاف اور دیگر سٹاف کی کتنی اسامیاں خالی پڑی ہیں؟

(ج) ان ہسپتالوں کے سال2015-16 اور2016-17 کے اخراجات اور بجٹ کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان ہسپتالوں میں روزانہ کتنے مریض داخل ہوتے ہیں؟

(ہ) ان ہسپتالوں میں مریضوں کے چیک اپ کے لئے اور ٹیسٹوں کے لئے کون کون سی مشینری ہے؟

(و) حکومت ان ہسپتالوں میں مزید کون کون سی سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) لاہور میں ادارہ سوشل سکیورٹی کے زیر انتظام چار ہسپتال کام کر رہے ہیں جن کے نام و ایڈریس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1. نواز شریف سوشل سکیورٹی ٹیچنگ ہسپتال ملتان روڈ لاہور
2. رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی پیسی ملتان روڈ لاہور
3. سوشل سکیورٹی ہسپتال، بارہ دری روڈ شاہدرہ، لاہور
4. سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت، لاہور

(ب) ادارہ سوشل سکیورٹی کے لاہور میں موجود ہسپتالوں میں بیڈز کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال	تعداد بیڈز
1	نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال، لاہور۔	550
2	رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور	85
3	سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ۔	100
4	سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت، لاہور	50

ان ہسپتالوں میں خالی اسامیوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد خالی اسامی
1	سپیشلسٹ	08
2	میڈیکل آفیسرز	14
3	پیرامیڈیکل سٹاف	128
4	دیگر سٹاف	29
	ٹوٹل:	179

رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد خالی اسامی
1	میڈیکل آفیسرز	06
2	پیرامیڈیکل سٹاف	39
3	دیگر سٹاف	21
	ٹوٹل:	66

سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد خالی اسامی
1	سپیشلسٹ	10
2	میڈیکل آفیسرز	10
3	پیرامیڈیکل سٹاف	26
4	دیگر سٹاف	26
	ٹوٹل:	72

سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت

نمبر شمار	نام اسامی	تعداد خالی اسامی
1	میڈیکل آفیسرز	10
2	پیرامیڈیکل سٹاف	08
3	دیگر سٹاف	09
	ٹوٹل:	27

(ج) ادارہ سوشل سکیورٹی کے لاہور میں موجود ہسپتالوں کے سال 16-2015 اور 17-2016 کے بجٹ اور اخراجات کی تفصیل درج ذیل ہے۔ 17-2016 کے اخراجات فروری 2017 تک شامل ہیں۔

نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال

سال	بجٹ	اخراجات
2015-16	90کروڑ15لاکھ56ہزار270	87کروڑ29لاکھ24ہزار412
2016-17	93کروڑ99لاکھ5ہزار700	57کروڑ16لاکھ47ہزار713

رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور

سال	بجٹ	اخراجات
2015-16	15کروڑ60لاکھ87ہزار	15کروڑ80ہزار273
2016-17	22کروڑ1لاکھ17ہزار100	11کروڑ32لاکھ12ہزار257

سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ

سال	بجٹ	اخراجات
2015-16	25کروڑ67لاکھ28ہزار999	24کروڑ90لاکھ88ہزار133
2016-17	28کروڑ44لاکھ13ہزار600	16کروڑ13لاکھ03ہزار358

سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت، لاہور

سال	بجٹ	اخراجات
2015-16	18کروڑ24لاکھ92ہزار400	18کروڑ22ہزار138
2016-17	20کروڑ2لاکھ17ہزار400	13کروڑ54لاکھ78ہزار267

(د) ان ہسپتالوں میں روزانہ کی بنیاد پر داخل ہونے والے مریضوں کی تعداد درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام ہسپتال	روزانہ داخل ہونے والے مریضوں کی تعداد	اوپی ڈی
1	نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال، لاہور	70	1700
2	رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور	6	200
3	سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ	41	750
4	سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت، لاہور	10	749

(ہ) ادارہ ہذا کے لاہور میں موجود چار ہسپتالوں میں مریضوں کے چیک اپ اور ٹیسٹوں کے لئے درج ذیل مشینری ہے۔

نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال

اس ہسپتال میں مریضوں کے علاج اور ٹیسٹوں کے لئے استعمال ہونے والی مشینری میں سلیکٹرا ایکس ایل کیمسٹری اینالائزر۔ مائیکرو لیب300۔ الائزا مشین، پی سی آر مشین، سی بی سی مشین، ایکسرے مشین، الٹرا ساؤنڈ مشین، کلر ڈوپلر الٹرا ساؤنڈ، سی ٹی سکین مشین، فلم پروسیسر، سی آرم مشین، بی پی آپریٹس، سیٹتھوسکوپ، گیسٹرو سکوپ، کلونوسکوپ، ای سی جی مشین اور سی ٹی جی مشین شامل ہیں۔

رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی

اس ہسپتال (رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی) میں شعبہ کارڈیالوجی اور کارڈی سرجری کے لئے انجیوگرافی مشین، دل کے مریضوں کی انجیوگرافی اور انجیوپلاسٹی کے لئے موجود ہے، اس کے علاوہ دل کے مریضوں کے لئے تمام سہولیات کے آلات موجود ہیں، جن میں ایکوکارڈیوگرافی مشینیں، ایکسر سائز ٹالرنس ٹیسٹ مشین، مریض کو مصنوعی سانس دینے والی مشینیں، ای سی جی کرنے والی مشینیں، بائی پاس آپریشن کے لئے جدید آپریشن تھیٹر مع انستھیزیا اور بائی پاس مشینیں، سنٹرل سٹیرلائزیشن مشینیں مع تمام آلات موجود ہیں۔ اس کے علاوہ سی سی یو اور کارڈیک سرجری آئی سی یو اور وارڈز کے لئے سرنج پمپس، کارڈیک مانیٹرز، ہولٹر مانیٹر، ایکسرے مشینیں مع تمام آلات موجود ہیں۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ

ہسپتال ہذا میں مریضوں کے چیک اپ کے لئے اور ٹیسٹوں کے لئے درج ذیل مشینری استعمال کی جاتی ہے۔

کیمسٹری اینالائیزر، ہیماٹالوجی اینالائیزر، ایکسرے مشین (گشتی)، الٹراساؤنڈ، سی ٹی جی، ای سی جی، سپائرومیٹری، فنڈوسکوپی، ریفریکٹومیٹر، آٹوسکوپی، ڈائریکٹ اور ان ڈائریکٹ اپھتھلموسکوپی۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت

سوشل سکیورٹی ہسپتال کوٹ لکھپت لاہور بالترتیب ایکسرے،الٹراساونڈ،ای سی جی،کمپیوٹرائزڈ لیب ٹیسٹ کی سہولیات فراہم کر رہا ہے۔

(و) ادارہ سوشل سکیورٹی ان ہسپتالوں میں درج ذیل سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

نواز شریف سوشل سکیورٹی ہسپتال

نئے فرنیچر کی خریداری۔ سرجیکل آئی سی یو کے لئے نئے آلات کی خریداری۔

بیڈ لیفٹس کی تنصیب۔ ہسپتال کی تزئین و آرائش۔ شعبہ اندرونی مریضاں کی توسیع۔ پارکنگ ایریا۔ لرننگ ریسورس سنٹر کی بہتری۔

سوشل سکیورٹی ہسپتال شاہدرہ

کلر ڈوپلر (الٹراسونیک مشین) اور فزیو تھراپی ڈیپارٹمنٹ میں جدید مشینوں کی تنصیب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس جواب کے جز(ب) میں جن ہسپتالوں کے نام بتائے گئے ہیں ان میں ایک ہسپتال رحمت اللعالمین انسٹیٹیوٹ آف کارڈیالوجی، لاہور ہے جو ملتان روڈ پر ہے۔ میں جاننا چاہوں گی کہ اس ہسپتال میں صرف محکمہ کے ملازمین کا علاج ہوتا ہے یا عام مریضوں کے دل کا علاج بھی وہاں پر ہو سکتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! یہ ہسپتال چونکہ محکمہ محنت سے related ہے تو صرف registered labours کا اس ہسپتال میں علاج ہوتا ہے۔

محترمہ فائزہ احمد ملک: جناب سپیکر! اس پورے ایوان کے علم میں آج یہ بات آئی ہے کہ کارڈیالوجی ہسپتال، جیل روڈ، لاہور کے علاوہ بھی لاہور میں ایک اور ہسپتال بھی ہے جہاں پر دل کے مریضوں کا علاج ہوتا ہے تو اگر اس کو ذرا prominent کر دیا جائے تو عام لوگوں کے لئے یہ بڑی سہولت ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! محترمہ نے جو سوال کیا تھا محکمہ نے اس کا جواب دے دیا ہے۔ یہ ہسپتال محکمہ محنت کا ہے اور اس کے لئے حکومت کی طرف سے کوئی funding نہیں ہوتی۔ ہمارے registered workers سے ہمیں جو پیسے آتے ہیں ہم اُنہی

پیسوں سے اس ہسپتال کو run کرتے ہیں اور اُسی مزدور اور غریب طبقے کو facilitate کرنے کے لئے یہ ہسپتال بنایا گیا ہے تو یہ ہسپتال صرف اُنہی کے لئے ہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال ڈاکٹر صلاح الدین خان کا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! سوال نمبر 8447 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے ڈاکٹر صلاح الدین خان کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

میانوالی: محکمہ محنت کے سکولوں سے متعلقہ تفصیلات

*8447: ڈاکٹر صلاح الدین خان: کیا وزیر محنت وانسانی وسائل ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع میانوالی میں محکمہ لیبر کے کتنے سکول کہاں کہاں ہیں؟

(ب) ان سکولوں میں زیر تعلیم بچوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ج) ان بچوں سے ماہانہ کتنی فیس وصول کی جاتی ہے صنعتی کارکنوں کے بچوں اور غیر صنعتی افراد کے بچوں سے علیٰحدہ علیٰحدہ فیس وصول کی جاتی ہے؟

(د) کیا ان سکولوں میں ٹرانسپورٹ کی سہولت حاصل ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ہ) کیا حکومت اس ضلع میں مزید سکول کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی):

(الف) ضلع میانوالی میں تاحال محکمہ لیبر کے تحت کوئی سکول قائم نہ ہے۔

(ب) جواب جز(الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ج) جواب جز(الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(د) جواب جز(الف) ملاحظہ فرمائیں۔

(ہ) ضلع میانوالی کے ڈسٹرکٹ آفیسر لیبر سے feasibility report طلب کی گئی ہے تاکہ مذکورہ ضلع میں ورکرز کے بچوں کے لئے جلد از جلد سکول کھولے جا سکیں ضمیمہ (الف) کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! محکمہ محنت workers کے بچوں کے لئے سکول کھولتا ہے تو کچھ اضلاع میں سکول ہیں اور کچھ اضلاع میں سکول نہیں ہیں اور workers تو کچھ نہ کچھ ہر جگہ پر موجود ہیں۔ کیا معزز پارلیمانی سیکرٹری بتائیں گے کہ یہ کس معیار کے تحت اضلاع میں سکول کھولتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت و انسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! محکمہ محنت میں مزدوروں کے بچوں کے لئے جو سکول کھولتا ہے اُس کا as such کوئی معیار نہیں ہے۔ محکمہ محنت ڈسٹرکٹ لیبر آفیسر سے registered factories and registered workers کا data لیتا ہے تو جس ضلع میں زیادہ ضرورت ہوتی ہے وہاں پر ہم سکول کھول دیتے ہیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میری تجویز ہے کہ اس حوالے سے محکمہ محنت ایک ماسٹر پلان بنائے اور جہاں جہاں ضرورت ہے وہاں پراز خود یہ سکول کھولنے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ بھی نشاندہی کریں نا کہ کہاں پر ضرورت ہے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں بھی نشاندہی کروں گا لیکن کیا محکمہ محنت از خود تیار ہے کہ پورے پنجاب کے تمام اضلاع کا اس حوالے سے سروے کرلے اور اُس کی روشنی میں کوئی منصوبہ بندی کرے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل!

پارلیمانی سیکرٹری برائے محنت وانسانی وسائل (میاں نوید علی): جناب سپیکر! main districts میں ہمارے سکول کام کر رہے ہیں اور ہم نے مزید اٹک، بہاولنگر، بھکر، چکوال، چنیوٹ، حافظ آباد، لودھراں، منڈی بہاؤالدین، میانوالی، نارووال، اوکاڑہ، پاکپتن اور وہاڑی کے ڈسٹرکٹ لیبر آفیسر سے رپورٹ مانگ لی ہے تو ہماری کوشش ہے کہ ہم ان اضلاع میں بھی سکول کھول دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ تمام سوالات مکمل ہو چکے ہیں۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

فیصل آباد: پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی بچوں کو فراہم کردہ ٹرانسپورٹ سے متعلقہ تفصیلات

*7383: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا فیصل آباد میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ، صنعتی ورکرز کے بچوں کو مفت ٹرانسپورٹ فراہم کر رہا ہے؟

(ب) اگر ہاں تو اس مقصد کے لئے کتنی بسیں اس کے پاس ہیں اور یہ کس کس ادارے کو فراہم کی گئی ہیں یہ بسیں کب سے خرید کردہ ہیں؟

(ج) ان پر اس بورڈ نے سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران کتنی رقم خرچ کی ہے؟

(د) ان بسوں سے کتنے بچے مستفید ہو رہے ہیں؟

(ہ) کیا ان بچوں سے کوئی ٹرانسپورٹ فیس وصول کی جاتی ہے تو کس شرح سے وصول کی جاتی ہے؟

(و) اس وقت فیصل آباد میں کتنے اداروں کو بسوں کی ضرورت ہے اور ان کی فراہمی کے لئے یہ ادارہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) جی ہاں! فیصل آباد میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ، صنعتی ورکرز کے بچوں کو مفت ٹرانسپورٹ فراہم کر رہا ہے۔

(ب) فیصل آباد میں قائم شدہ چھ ورکرز ویلفیئر سکولوں میں صنعتی ورکرز کے بچوں کو مفت ٹرانسپورٹ کی سہولت کی فراہمی کے لئے کل 50 بسیں مہیا کی گئی ہیں۔ جن میں پنجاب ورکرز ویلفیئر بورڈ کی ملکیتی بسوں کی تعداد تین ہے۔ جو 1997 خرید کردہ ہیں جبکہ 47 بسیں تین سال، 15-2014، 16-2015 اور 17-2016 کے لئے PPRA کے اصول و ضوابط کے مطابق کرائے پر حاصل کی گئی ہیں ان بسوں کی فیصل آباد میں ورکرز ویلفیئر سکولوں کو فراہمی کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیل	سکول کی ملکیتی بسوں کی تعداد	کرایہ پر لی گئی بسوں کی تعداد
1۔	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) فیصل آباد	2	6
2۔	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) فیصل آباد (شام کی شفٹ)	–	5
3۔	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) فیصل آباد	1	10
4۔	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) فیصل آباد (شام کی شفٹ)	–	6
5۔	ورکرز ویلفیئر سکول (طالبات) 70 آر۔بی فیصل آباد	–	12
6۔	ورکرز ویلفیئر سکول (طلباء) 153 آر۔بی فیصل آباد	–	8

(ج) فیصل آباد کے ورکرز ویلفیئر سکولوں میں ٹرانسپورٹ کی مد میں سال 2013-14 اور 2014-15 کے دوران 5,64,88,058 روپے خرچ کئے گئے۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان بسوں سے 3320 بچے مستفید ہو رہے ہیں۔ تفصیل ضمیمہ (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ان بچوں سے ٹرانسپورٹ کی فراہمی کی مد میں کوئی فیس وصول نہیں کی جاتی۔

(و) فیصل آباد میں تمام ورکرز ویلفیئر سکولوں میں زیرِ تعلیم صنعتی مزدوروں کے بچوں کی تعداد کی مناسبت سے بسیں مہیا کی ہوئی ہیں۔ تاہم سالانہ نئے داخلوں کی بنیاد پر بچوں کی تعداد میں اضافے پر مزید درکار بسیں مہیا کر دی جاتی ہیں۔

محکمہ ثقافت کے ملازمین کو پنشن دینے سے متعلقہ تفصیلات

*8362: محترمہ لبنیٰ ریحان: کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ اطلاعات وثقافت میں اطلاعات کے ملازمین کو پنشن دی جاتی ہے جبکہ ثقافت کے ملازمین کو نہیں دی جاتی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پنجاب کونسل آف آرٹس کے بورڈ آف گورنرز نے ملازمین کو پنشن دینے کی منظوری دی ہے تو اب تک اس پر عملدرآمد کیوں نہیں ہوا؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ لاہور ہائیکورٹ ملتان بنچ اور بہاولپور بنچ نے ملازمین کو پنشن دینے کے حوالے سے فیصلہ صادر کیا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو اس فیصلے پر عمل کیوں نہیں کیا گیا؟

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن):

(الف) جی ہاں! یہ بات ٹھیک ہے کہ محکمہ اطلاعات و ثقافت میں اطلاعات کے ملازمین کو پنشن دی جاتی ہے جبکہ ثقافت کے ملازمین کو نہیں دی جاتی

(ب) پنجاب کونسل آف آرٹس کے بورڈ آف گورنرز نے ملازمین کو پنشن کی منظوری دے دی ہے اور یہ کیس فنانس ڈیپارٹمنٹ کو مورخہ 21.12.15 کو منظوری کے لئے بھیجا گیا تھا۔ محکمہ خزانہ نے اس معاملہ پر ایک میٹنگ بتاریخ 26.12.16 ایڈیشنل فنانس سیکرٹری (ایس ایس) کی سربراہی میں کی جس کے فیصلے کی روشنی میں مجوزہ ترامیم کرنے کے بعد ڈرافٹ پنشن رولز اور جنرل پراویڈنٹ فنڈ رولز دوبارہ فنانس ڈیپارٹمنٹ کو مورخہ 20.01.17 کو منظوری کے لئے بھیج دیئے گئے ہیں۔ معاملہ محکمہ خزانہ میں زیرِ غور ہے۔

(ج) یہ درست ہے کہ لاہور ہائیکورٹ ملتان بنچ اور بہاولپور بنچ نے ملازمین کو پنشن دینے کے حوالے سے فیصلہ کیا ہے اور اس فیصلے پر عملدرآمد ہو رہا ہے اور یہ کیس منظوری کے لئے فنانس ڈیپارٹمنٹ میں بھیجا ہوا ہے۔

پنجاب سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن کے رجسٹرڈ ورکرز کو علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرنے سے متعلق تفصیلات

*7691: محترمہ مدیحہ رانا: کیا وزیر محنت و انسانی وسائل از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پنجاب سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن اپنے رجسٹرڈ ورکرز کو 60 سال کے بعد علاج معالجہ کی سہولیات فراہم نہیں کرتا بلکہ صرف ماہانہ گزارا الاؤنس فراہم کرتا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا محکمہ پنجاب سوشل سکیورٹی انسٹیٹیوشن اپنے رجسٹرڈ ورکرز جو 60 سال سے زائد عمر کے ہیں ان کو علاج معالجہ کے لئے مکمل سہولیات فراہم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اگر ہاں تو کب تک نہیں تو وجوہات سے آگاہ فرمایا جائے؟

وزیر محنت و انسانی وسائل (راجہ اشفاق سرور):

(الف) ادارہ سوشل سکیورٹی اپنے تحفظ یافتہ ورکرز جن کا سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن ادا ہو رہا ہو کو 60 سال کے بعد بھی قوانین کے مطابق علاج معالجہ کی سہولیات فراہم کرتا ہے جبکہ ماہانہ گزارا الاؤنس ادارہ سوشل سکیورٹی کے دائرہ کار میں نہیں آتا۔

(ب) ایسے تمام ادارے جو سوشل سکیورٹی کے تحت رجسٹرڈ ہیں ان کے ایسے تمام تحفظ یافتہ کارکنان جن کی عمر 60 سال یا اس سے زائد ہو اور ان کا سوشل سکیورٹی کنٹری بیوشن ادا ہو رہا ہو کو سوشل سکیورٹی کے تحت علاج معالجہ کے ساتھ ساتھ تمام سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ نیز سوشل سکیورٹی آرڈیننس 1965 کے تحت تحفظ یافتہ کارکنان کے لئے عمر کی کوئی حد مقرر نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوال اور اس کا جواب

ساہیوال: محکمہ اطلاعات وثقافت کے اداروں سے متعلقہ تفصیلات

1654: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر اطلاعات وثقافت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ساہیوال ڈویژن میں محکمہ اطلاعات وثقافت کے کتنے ادارے کب سے کام کر رہے ہیں؟

(ب) مندرجہ بالا اداروں کے فرائض کیا ہیں؟

(ج) ادارہ ہذا میں ملازمین کے سالانہ بجٹ اور ملازمین کی تعداد عہدہ جات کی مکمل تفصیل ایوان کو فراہم کی جائے؟

(د) سال 14-2013 اور 16-2015 میں محکمہ ہذا نے کون کون سے ایونٹ یا پروگرام منعقد کروائے اس پر کتنی لاگت آئی اور یہ کس کی زیر نگرانی منعقد ہوئے تفصیل ایوان میں پیش کی جائے؟

(ہ) محکمہ اطلاعات وثقافت کے فروغ اور عوام الناس کی تفریح کے لئے کیا کیا اقدامات اٹھائے ہیں۔ ایوان کو تفصیلات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن):

(الف) محکمہ اطلاعات وثقافت کے زیر سایہ ساہیوال آرٹس کونسل جنوری 2014 سے کام کر رہی ہے۔

1۔ ڈویژنل انفارمیشن آفس، ساہیوال
ضلعی دفتر ساہیوال سال 1968 سے قائم ہے۔ اور اس آفس نے سال 16-2015 میں ڈویژنل انفارمیشن آفس کے طور پر کام شروع کیا۔

2۔ ضلعی دفتر اطلاعات، اوکاڑہ

یہ دفتر سال 1984 سے کام کر رہا ہے۔

3۔ ضلعی دفتر اطلاعات، پاکپتن

یہ دفتر سال 1990 سے کام کر رہا ہے۔

(ب) ساہیوال آرٹس کونسل اپنے ڈویژن میں ثقافتی سرگرمیوں کے فروغ اور مقامی فنکاروں، اداکاروں، ادیبوں شاعروں اور دستکاروں کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے پلیٹ فارم مہیا کرتی ہے۔

1. یہ دفاتر صحافتی اداروں و صحافتی برادری کے ساتھ قریبی رابطہ میں رہتے ہیں اور ان کے تعاون سے عوام کی فلاح و بہبود کے لئے اٹھائے گئے حکومتی اقدامات کی تشہیر کرتے ہیں۔
2. ڈویژنل انفارمیشن آفس، ساہیوال صحافی حضرات کو ایکریڈیشن کارڈ کے اجراء میں معاونت فراہم کرتا ہے۔
3. صوبائی وزیر اعلیٰ، گورنر اور دوسرے وزراء کے متعلقہ ڈویژن / ضلع کے دورے کی تشہیر کو یقینی بنانا ہے اور اس موقع پر خاص طور پر بلائے گئے صحافیوں کو آمد و رفت اور قیام و طعام میں معاونت فراہم کرنا ہے۔
4. سرکاری اداروں سے متعلق خبروں اور وضاحتی بیانات کی اشاعت میں معاونت فراہم کرنا ہے۔
5. ضرورت مند صحافی افراد کی مالی امداد کی سفارش کرنا ہے۔
6. سرکاری ہینڈ آؤٹ / پریس ریلیز کا اجراء۔
7. عوامی اجتماعات کی تصویری / تشہیری فرائض کی ادائیگی۔

(ج) مالی سال 17-2016 سٹاف کے لئے مبلغ -/5858000 مختص کئے گئے ہیں۔

نمبر شمار	عہدہ	سکیل
1	ریذیڈنٹ ڈائریکٹر	بی ایس۔18
2	اسسٹنٹ ڈائریکٹر	بی ایس۔17
3	سینئر کلرک	بی ایس۔14
4	جونیئر کلرک	بی ایس۔11
5	ڈاک رنر	بی ایس۔1
6	نائب قاصد / ڈاک رنر	بی ایس۔1
7	خاکروب	بی ایس۔1

ان دفاتر کے مالی سال17-2016 کے سالانہ بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ڈویژنل انفارمیشن آفس ساہیوال

برائے مالی سال(17-2016)بجٹ گرانٹ

تنخواوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ بجٹ	-/5092000
متفرق کی مد میں سالانہ بجٹ	-/1398800
ٹوٹل	-/6490800

ڈویژنل انفارمیشن آفس ساہیوال میں ڈیوٹی سر انجام دینے والے ملازمین کی تعداد و عہدہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تعداد
1۔	ڈائریکٹر	بی ایس۔19	01
2۔	سپرنٹنڈنٹ	بی ایس۔17	01
3۔	اسسٹنٹ	بی ایس۔16	01
4۔	سٹینوگرافر(اردو)	بی ایس۔14	01
5۔	سینئر فوٹوگرافر	بی ایس۔14	01
6۔	فوٹوگرافر	بی ایس۔13	01
7۔	جونیئر کلرک	بی ایس۔11	01
8۔	ڈرائیور	بی ایس۔04	01
9۔	نائب قاصد	بی ایس۔01	01
10۔	چوکیدار	بی ایس۔01	01
11۔	ڈاک رنر	بی ایس۔01	01

ضلعی دفتر اطلاعات اوکاڑہ

برائے مالی سال(17-2016)بجٹ گرانٹ

تنخواوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ بجٹ	-/2545000
متفرق کی مد میں سالانہ بجٹ	-/534800
ٹوٹل	-/3079800

ضلعی دفتر اطلاعات،اوکاڑہ میں ڈیوٹی سر انجام دینے والے ملازمین کی تعداد و عہدہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تعداد
1۔	ڈپٹی ڈائریکٹر	بی ایس۔18	01
2۔	فوٹوگرافر	بی ایس۔13	01
3۔	سینئر کلرک	بی ایس۔14	01
4۔	جونیئر کلرک	بی ایس۔11	01
5۔	ڈرائیور	بی ایس۔04	01

6-	نائب قاصد	بی ایس-01	01
7-	چوکیدار	بی ایس-01	01

ضلعی دفتر اطلاعات پاکپتن

برائے مالی سال(17-2016)بجٹ گرانٹ

تنخواوں اور الاؤنسز کی مد میں سالانہ بجٹ	-/2064000
متفرق کی مد میں سالانہ بجٹ	-/770800
ٹوٹل	-/2834800

ضلعی دفتر اطلاعات، پاکپتن میں ڈیوٹی سرانجام دینے والے ملازمین کی تعداد وعہدہ جات کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	عہدہ	سکیل	تعداد
1-	انفارمیشن آفیسر	بی ایس-17	01
2-	فوٹوگرافر	بی ایس-13	01
3-	سینئر کلرک	بی ایس-14	01
4-	جونیئر کلرک	بی ایس-11	01
5-	ڈرائیور	بی ایس-04	01
6-	نائب قاصد	بی ایس-01	01
7-	چوکیدار	بی ایس-01	01

(د) مالی سال14-2013میں مبلغ -/500,000روپے جبکہ مالی سال16-2015میں مبلغ -/850,000روپے ثقافتی سرگرمیوں کے انعقاد کے لئے رقم مختص کی گئی تفصیل پروگرامز مع اخراجات درج ذیل ہے:

تفصیل پروگرامز/اخراجات برائے مالی سال14-2013

نمبر شمار	پروگرام کا نام	لاگت
1-	سیمینار بعنوان: تحریک پاکستان اور سرسید احمد خان	9200روپے
2-	تصویری نمائش	12250روپے
	ٹوٹل	21450روپے

تفصیل پروگرامز/اخرجات برائے مالی سال16-2015

نمبر شمار	پروگرام کا نام	لاگت
1-	تقریبات ماہ آزادی	2015449,164روپے

(الف) تشہیری مہم

(ب) محفل موسیقی

(ج) تصویری نمائش

(د) کل پنجاب جشن پاکستان مشاعرہ

(ہ) ڈرامہ پاکستان زندہ باد

نمبر شمار	پروگرام کا نام	لاگت
2۔	شہدائے پشاور کی یاد میں ہونے والی تقریبات	252,682روپے

(الف) تصویری نمائش

(ب) مصوری کا مقابلہ

(ج) ڈرامہ

(د) مقابلہ حسن مشاغل

(ہ) مشاعرہ

نمبر شمار	پروگرام کا نام	لاگت
3۔	تقریبات بابت یوم کشمیر	96,467روپے

(الف) تشہیری مہم

(ب) واک

نمبر شمار	پروگرام کا نام	لاگت
4۔	تقریبات بابت یوم پاکستان	23,374روپے

23-مارچ 2016

(الف) مقابلہ مصوری

(ب) ڈرامہ وطن کے پھول

نمبر شمار	پروگرام کا نام	لاگت
5۔	نمائش زیبائش آئینہ	22,686روپے
	ٹوٹل:	844373روپے

مندرجہ بالا تمام پروگرامز کمشنر/چیئرمین ساہیوال آرٹس کونسل ساہیوال کی منظوری اور نگرانی میں منعقد ہوئے۔

ایونٹ یا پروگرامز منعقد کروانا محکمہ ہذا کی ذمہ داری نہ ہے اور مالی سال 14-2013اور 16-2015 کے عرصہ میں اس مد میں کوئی رقم خرچ نہ کی گئی ہے۔ تاہم حکومتی فنکشنز کی کوریج کرنا محکمہ ہذا کی ذمہ داری ہے۔ سال14-2013اور16-2015 میں کوریج کئے گئے حکومتی فنکشن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) ساہیوال آرٹس کونسل سال 2017 میں مختلف شعبہ جات میں درج ذیل پروگرامز کروائے گی۔

نمبر شمار	پروگرام کی نوعیت	تعداد پروگرامز
1۔	ادب	20
2۔	فنون لطیفہ	18
3۔	موسیقی	18
4۔	ڈرامہ	12
5۔	نیشنل ایکشن پلان	12
6۔	دیگر	20
	ٹوٹل	100

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار صاحب!

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں نے یہ request کرنی تھی کہ آپ کے علم میں ہوگا کہ پچھلے کچھ ماہ سے سوشل میڈیا کے اوپر کچھ جگہ پر توہین رسالت کے اوپر کچھ activities چل رہی ہیں اس سلسلے میں کل میں نے وزیر قانون اور جناب سپیکر سے request کی تھی کہ ہمیں out of turn, resolution present کرنے کی اجازت دی جائے جس کی کاپی ہم نے کل وزیر قانون کے hand over کر دی تھی اور انہوں نے commit کیا تھا کہ وہ آج ہمیں out of turn, resolution پڑھنے کی اجازت دیں گے۔ چونکہ کل یہ commitment ہو گئی ہے تو میں یہ بات آپ کے علم میں لانا چاہ رہا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! میرے علم میں تو یہ بات نہیں ہے۔ ابھی مجھے بتایا گیا ہے کہ وزیر قانون نے اسمبلی سیکرٹریٹ کو وہ فائل دے دی تھی، اسمبلی سیکرٹریٹ نے وہ فائل تیار کر لی ہوئی ہے تو وزیر قانون آتے ہیں تو اس کو دیکھ کر take up کرتے ہیں۔ اب تحاریک استحقاقات کا وقت ہے۔ آج کے ایجنڈا پر کوئی تحریک استحقاق نہیں ہے۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 165/17 چوہدری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose

of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/168 سردار وقاص حسن مؤکل اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

میو ہسپتال لاہور کا پیڈز ڈیپارٹمنٹ پروفیسر اور سینئر ڈاکٹروں سے محروم

ڈاکٹر محمد افضل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 20۔فروری 2017 کی خبر کے مطابق میو ہسپتال کا پیڈز سرجری ڈیپارٹمنٹ گزشتہ تین سالوں سے پروفیسرز، پانچ سینئر رجسٹرارز اور متعدد پی جی ٹرینیز سے محروم ہے جس کے باعث ایک پی جی کو ہفتے میں دو بار 36 گھنٹوں کے لئے ایمرجنسی اور وارڈز میں ڈیوٹی سرانجام دینا پڑتی ہے۔ ذرائع کے مطابق میو ہسپتال کے پیڈز ڈیپارٹمنٹ میں سرجری کے لئے پنجاب بھر سے جھلسنے والے بچے آتے ہیں جہاں ان کو بہتر طبی سہولتوں فراہم کرنے کے لئے سٹاف کی کمی ہے۔ وارڈ میں 200 سے زائد بچے داخل ہوتے ہیں جبکہ روزانہ 100 سے زائد بچے ایمرجنسی میں آتے ہیں جس میں سے تقریباً 30 فیصد بچے جھلس کر آتے ہیں ان بچوں کو طبی سہولیات فراہم کرنے کے لئے صرف ایک پی جی ٹرینی ڈاکٹر موجود ہوتا ہے جس نے دو دن ایمرجنسی اور وارڈ کے تمام بچوں کو دیکھنا ہوتا ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ اس ڈیپارٹمنٹ میں پروفیسر کی سیٹ گزشتہ تین سالوں سے خالی پڑی ہے جبکہ چھ سینئر رجسٹرارز کی اسامیوں میں سے پانچ خالی پڑی ہیں۔ پی ایم ڈی سی قوانین کے مطابق پی جی ٹرینی سے ہفتے میں 56 گھنٹے کام لیا جائے تاہم یہاں دیگر ہسپتالوں کی طرح 96 گھنٹے کام لیا جاتا ہے۔ بین الاقوامی معیار کے مطابق ایمرجنسی میں ایک مریض کو کم سے کم 30 منٹ دیکھا جانا چاہئے تاہم ڈاکٹرز کی کمی کے باعث ہر مریض کو دو سے تین منٹ تک کا وقت دیا جاتا ہے۔ جو مریضوں کے ساتھ ساتھ میڈیکل کے پیشے کے ساتھ بھی زیادتی ہے۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ میو ہسپتال کے ایک بیڈ پر دو سے تین جھلسے ہوئے بچے ہوتے ہیں جس سے انفیکشن پھیلتا ہے۔ مریضوں اور ان کے لواحقین نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ حکومت اس طرف بھی توجہ دے اور پیڈز سرجری میں کم سے کم 20 نئے میڈیکل آفیسرز بھرتی کرے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر صاحب اور پارلیمانی سیکرٹری!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/175 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/176 بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/178 محترمہ خدیجہ عمر اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک پڑھیں۔

گجرات کی شاہراہوں پر سوکھے اور کاٹے ہوئے درختوں کی بروقت نیلامی نہ کرنے سے قومی خزانے کو کروڑوں کا نقصان

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 21۔فروری 2017 کی خبر کے مطابق گجرات ڈیفنس روڈ کھاریاں، جلالپور جٹاں سمیت دیگر اہم شاہراہوں پر لگے ہوئے درخت سوکھے ہوئے ہیں اور کچھ کو روڈ کی تعمیر کے دوران کاٹ کر سڑک کنارے پھینک دیئے گئے جن کو پڑے پڑے مٹی کھا گئی تاحال ان کی بولی نہ لگائی جا سکی اور پڑے پڑے مٹی کے ڈھیر بن گئے۔ حکومتی خزانے کو جس سے کروڑوں روپے کا نقصان ہوا ہے محکمہ صرف کاغذی کارروائی تک محدود کئی درخت اوپر سے کاٹ کر چوری کر لئے گئے جن کی باقیات ابھی تک سڑک کنارے پڑی ہوئی ہیں جن پر تاحال مزید کوئی کارروائی نہ کی گئی اگر درختوں کی بروقت نیلامی کی جاتی تو کروڑوں روپے نقصان ہونے سے بچ جاتا۔ سماجی و عوامی حلقوں نے دوران سروے بتایا کہ ابھی بھی نوٹس لیا جائے تو اس سے حکومت کو کروڑوں روپے کے نقصانات سے بچایا جا سکتا ہے۔ اعلیٰ حکام فوری طور پر نوٹس لیں اور کروڑوں کی پڑی ہوئی حکومت کی ملکیت لکڑی کی بولی لگوائیں تاکہ مزید نقصان سے بچا جا سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر میاں یاور زمان اور پارلیمانی سیکرٹری میاں فدا حسین!۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/179 ڈاکٹر مراد راس کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے

لئےpending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/180 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/181 بھی محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو بھی کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/182 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ باسمہ چودھری اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے، محترمہ خدیجہ عمر نے ایک تحریک التوائے کار پڑھ لی ہے لہذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/183 چودھری عامر سلطان چیمہ اور ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔ جی، چودھری صاحب! اپنی تحریک پڑھیں۔

الہ آباد اور گردونواح کے میڈیکل سٹوروں پر نشے کے سیرپ کی سرعام فروخت

چودھری عامر سلطان چیمہ: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "جہان پاکستان" کی اشاعت مورخہ 22۔فروری 2017 کی خبر کے مطابق الہ آباد اور اس کے گردونواح کے میڈیکل سٹورز پر نشے میں دھت کرنے والے ٹیکسکول اور ٹوریکس سیرپ کی سرعام فروخت سے نشئی گلیوں، بازاروں اور ہوٹلوں کے تھڑوں پر بیٹھ کر پانی میں سیرپ ملا کر پیتے ہیں اور وہیں ڈھیر ہو جاتے ہیں اور روز بروز سیرپ کا نشہ کرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو چکا ہے۔ یاد رہے کہ اس سے قبل بھی ٹینو نامی سیرپ سے کئی ہلاکتیں ہو چکی ہیں۔ الہ آباد اور گردونواح کی سماجی تنظیموں جس میں خدمت گروپ اور دیگر نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ روز بروز بڑھتی ہوئی لعنت کو فوری طور پر روکا جائے اور سیرپ کی فروخت میں ملوث میڈیکل سٹور مالکان کے خلاف سخت سے سخت کارروائی عمل میں لائی جائے لہذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر پرائمری و سیکنڈری ہیلتھ کیئر!۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

پنجاب ہاؤس میں غیر متعلقہ افراد کا قیام

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں آپ سے عرض کرنا چاہوں گا کہ پنجاب ہاؤس اس لئے بنایا گیا تھا کہ ممبران سفر کر رہے ہوں یا کہیں جا رہے ہوں تو انہیں وہاں پر accommodate کیا جائے گا لیکن مجھے بڑے افسوس سے آپ کو آگاہ کرنا پڑ رہا ہے کہ جب بھی پنجاب ہاؤس کے لئے کوئی ممبر پنجاب اسمبلی کسی سرکاری یا ذاتی کام سے سفر کر رہا ہوتا ہے اور وہاں accommodation مانگتا ہے تو اسے زیادہ تر یہ بتایا جاتا ہے کہ پنجاب ہاؤس overcrowded ہے۔ وہاں پر بیورو کریٹس اور ریٹائرڈ بیورو کریٹس آ کر ٹھہرے ہوئے ہیں۔ براہ مہربانی اس پر کوئی انکوائری کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ پتا چل سکے کہ جس مقصد کے لئے پنجاب ہاؤسز بنائے گئے تھے اس مقصد کے لئے کیوں استعمال نہیں ہو رہے، غیر متعلقہ لوگ وہاں پر کیوں ٹھہرے ہوئے ہیں، وہ کون ہیں اور جن کے لئے وہ بنائے گئے تھے وہ کیوں ہوٹلوں کی نذر ہو رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: فتیانہ صاحب! میرے علم میں پہلے بھی اس طرح کی بات آئی ہے۔ اس وقت منسٹر صاحب موجود ہیں۔ یہ معاملہ ان سے متعلقہ تو نہیں ہے۔ میاں صاحب! اگر آپ کے پاس کوئی معلومات ہیں تو بتا دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ معاملہ میرے سے متعلق نہیں ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں تو میں معلوم کر کے کل بتا دوں گا کہ وہاں پر کون سے غیر متعلقہ لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کی یہی ڈیوٹی لگا رہا ہوں کہ اس بارے میں معلوم کر کے کل ایوان کو بتائیں کہ وہاں پر کون سے ایسے غیر متعلقہ لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں جن کی جناب احسن ریاض فتیانہ نشاندہی کر رہے ہیں۔ آپ کل اس بارے میں ایوان کو آگاہ کریں گے۔

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

تحاریک التوائے کار

(---جاری)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/184 چودھری اشرف علی انصاری کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/185 بھی چودھری اشرف علی انصاری کی ہے-- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو بھی کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/193 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے۔ جی، محترمہ! اپنی تحریک پڑھیں۔

جان بچانے والی ادویات کی تیاری میں سب سٹینڈرڈ مشینری کے استعمال کا انکشاف

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" کی اشاعت مورخہ 23-فروری 2017 کی خبر کے مطابق پاکستان میں جان بچانے والی ادویات کی تیاری میں پرانی اور سب سٹینڈرڈ مشینری استعمال کئے جانے کا انکشاف ہوا ہے۔ فارماسیوٹیکل کمپنیاں بین الاقوامی سٹینڈرڈ جی ایم پی کے منظور کردہ مٹیریل کے بجائے ہندوستانی کارخانوں سے عام لوہے سے تیار کردہ مشینری منگواتے ہیں۔ لاہور بھر میں پھیلی ہوئی فارماسیوٹیکل کمپنیاں بھی ملک میں پھیلے ہوئے دوسرے دواساز اداروں کی طرح کونٹیکٹ پارٹس تک عام لوہے سے بنواتی ہیں جس میں کچھ عرصہ بعد زنگ لگ جاتا ہے۔ مشینری میں عام پانی کا پائپ لگایا جاتا ہے جس میں تمام تر صفائی کے باوجود فنگس جسے عرف عام میں کائی بھی کہا جاتا ہے لگ جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خواجہ صاحب موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/194 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کی ہے--- لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 17/195 ڈاکٹر مراد راس کی ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے

لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر197/17 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن مؤکل اور جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔جی، مؤکل صاحب!آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

شیخوپورہ اور شرقپور شریف کے سادہ لوح افراد کا فراڈیوں کے ہاتھوں لٹنے کا انکشاف

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "دُنیا" کی اشاعت مورخہ 28۔فروری2017 کی خبر کے مطابق شیخوپورہ شرقپور شریف، سادہ لوح افراد کو بیرون ملک بھیجنے والا فراڈیوں کا گروہ شہریوں سے لاکھوں روپیہ لے کر غائب ہو گئے۔شہریوں کو جعلی ویزے بنا کر تھما دیئے، فراڈیوں کی جعل سازی کا شکار ہونے والے ایک نوجوان علی اعجاز نے پریس کانفرنس کرتے ہوئے کہا کہ میں نے اور میرے بھانجے محمد ذیشان نے محمد اسلم ثاقب کو برطانیہ بھیجنے کے لئے ساٹھ لاکھ تیس ہزار روپیہ دیا اور کئی ماہ تک محمد اسلم ثاقب ہمیں ٹال مٹول کرتا رہا کہ گلوکاروں کا گروپ مکمل ہونے پر آپ دونوں کو برطانیہ بھیج دیا جائے گا۔اس نے ہمیں جعلی ویزے دے دیئے۔بعد ازاں ہماری رقم واپس کرنے کے لئے بھی وہ ہمیں طفل تسلیاں دیتا رہا۔اس نے ہمیں ایک چیک دیا لیکن وہ بھی ڈس آنر ہو گیا۔جس پر ہم نے ایف آئی اے آفس لاہور درخواست دی تو ایف آئی اے نے کوئی کارروائی نہ کی۔علی اعجاز اور اس کے بھانجے محمد ذیشان نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ سادہ لوح انسانوں کو باہر بھیجنے کا جھانسہ دینے والے افراد کو گرفتار کر کے سخت کارروائی کی جائے اور ہماری رقم واپس دلوائی جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری علی اصغر منڈا(ایڈووکیٹ)!۔۔۔موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر200/17 ملک تیمور مسعود اور محترمہ شُنیلا رُوت کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

لاہور میں قائم ہاؤسنگ سوسائٹیوں میں سکیورٹی گارڈز کی عدم موجودگی

محترمہ شُنیلارُوت: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "خبریں" کی اشاعت مورخہ 28۔فروری 2017 کی خبر کے مطابق لاہور صوبائی دارالحکومت میں قائم ہاؤسنگ سوسائٹیز میں سے 20 فیصد کے قریب سوسائٹیز کے اندر انتظامیہ کی جانب سے سکیورٹی گارڈ اور گشت کے لئے گاڑیاں، کیمرے اور سٹریٹ لائٹ سمیت دیگر حفاظتی انتظامات فراہم کئے جا رہے ہیں۔ شہر میں قائم 80 فیصد کے قریب ہاؤسنگ سوسائٹیز کے صرف مین گیٹوں پر ایک سکیورٹی گارڈ کے علاوہ کوئی سکیورٹی گارڈ یا تو موجود نہیں یا نہ ہونے کے برابر ہیں جبکہ ان سوسائٹیز کی چار دیواری بھی انتہائی چھوٹی ہوتی ہے جسے کوئی بھی بآسانی پھلانگ کر اندر داخل ہو سکتا ہے۔ کاہنہ سمیت شہر کے مختلف علاقوں میں قائم ان ہاؤسنگ سوسائٹیز کے رہائشیوں نے ہونے والی چوری ڈکیتی اور رہزنی کی وارداتوں کے حوالے سے نام نہ ظاہر کرنے کی شرط پر بتایا کہ مقامی بااثر افراد اور پولیس کی ملی بھگت سے یہاں ان کی زندگیاں عذاب بنی ہوئی ہیں اور آئے روز ہماری سوسائٹیز کے اندر وارداتیں رونما ہوتی رہتی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ ہم لوگ مختلف جگہوں سے پُر سکون اور محفوظ رہائش گاہ کی تلاش میں ان سوسائٹیز میں آباد ہوئے ہیں۔ شہریوں کا کہنا تھا کہ چوری اور ڈکیتی کی وارداتیں کرنے والے جرائم پیشہ عناصر کسی اور علاقے سے نہیں آتے بلکہ وہ مقامی بااثر افراد اور پولیس کی آشیر باد سے ہی وارداتیں کرتے ہیں جن کی اگر نشاندہی کرتے ہوئے گرفتار بھی کر لیا جائے تو مقامی بااثر افراد کی جانب سے انصاف فراہم کرنے کی بجائے پیروی سے منع کر دیتے ہیں جس پر انکار کی صورت میں فیملیاں غیر محفوظ ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف محمود صاحب! آپ کی خواہش بھی پوری کر دیتے ہیں۔ اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 201/17 محترمہ خدیجہ عمر اور محترمہ باسمہ چودھری کی ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 206/17 جناب آصف محمود کی ہے وہ اسے پیش کریں۔

منڈی بہاؤالدین میں ہارٹ سرجن نہ ہونے کی وجہ سے
مریضوں کو پریشانی کا سامنا

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ "سماء" چینل کی خبر مورخہ 21۔ فروری 2017 کے مطابق منڈی بہاؤالدین میں ایک بھی ہارٹ سرجن موجود نہیں ہے اس کی وجہ سے مریضوں کو لاہور اور اسلام آباد جانے کا کہا جاتا ہے۔ منڈی بہاؤالدین کی کل آبادی 20 لاکھ ہے لیکن اس کے باوجود وہاں صرف تین ہسپتال موجود ہیں۔ اس کے ساتھ وہاں ہارٹ سپیشلسٹ کی اسامی دس سال سے خالی ہے۔ لوگوں کو دل کے مرض یا درد کی صورت میں دوسرے شہروں میں جانا پڑتا ہے جس کی وجہ سے اکثر مریض راستے میں ہی جان سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو next week تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آصف صاحب!

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میری ایک تحریک التوائے کار تھی جو کہ میں نے گزشتہ سال اگست میں اس ایوان میں پڑھی تھی لیکن سپیکر صاحب نے کچھ نامعلوم وجوہات کی بناء پر اس تحریک التوائے کار کو dispose of کر دیا اور اس کے بعد انہوں نے دوبارہ مجھ پر مہربانی فرمائی تو گزشتہ سیشن میں وہ میں نے پڑھ دی تھی لیکن اس کا ابھی تک مجھے جواب موصول نہیں ہوا۔ جس طرح آپ ایوان کے اندر بھی پارلیمانی سیکرٹری اور منسٹر کو دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے end سے پھر کچھ اس طرح کی بات ہوتی ہے تو ہم پر criticism ہوتا ہے۔ اب ہم کتنی دیر سے یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں وزراء صاحبان اور پارلیمانی سیکرٹریز کے نہ ہونے کی وجہ سے یہ سارا بزنس next week تک کے لئے pending ہو رہا ہے اور next week کو پھر next week تک کے لئے pending ہو جائے گا۔ اس ایوان میں بیٹھنے کا اور بات کرنے کا کوئی فائدہ نظر نہیں آتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آصف صاحب! میں معذرت کے ساتھ عرض کروں گا کہ اس میں بھی آدھی سے زیادہ ایسی تحاریک التوائے کار ہیں جس میں آپ کے ممبران بھی absent ہیں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! میں specifically اپنی تحریک التوائے کار جو کہ میں نے اگست کے مہینے میں پڑھی تھی اس کے حوالے سے بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میں اس کو دیکھ لیتا ہوں کیونکہ میرے علم میں نہیں ہے اور انشاء اللہ اس تحریک التوائے کار کا جواب بھی منگواتا ہوں۔

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! شکریہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن ماشاء اللہ انہوں نے آپ کے حکم کی بہت تابعداری کی ہے اور وہ سیدھا اسلام آباد ہی چلے گئے تو کم از کم کسی ایک وزیر کو ہی ایوان میں بلا لیں تاکہ ایوان میں کچھ رونق ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: فتیانہ صاحب! وہ ادھر ہی ہیں اور ابھی دو منٹ میں آجاتے ہیں وہ کہیں نہیں گئے۔ اگلی تحریک التوائے کار جناب طارق محمود باجوہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں۔ فتیانہ صاحب! ہمارے منسٹر منشاء اللہ بٹ آپ کی بات سن کر ایوان میں آ گئے ہیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں بہت ہی اہم اور افسوسناک واقعہ کی طرف آپ کی توجہ دلانا چاہتی ہوں مجھے افسوس ہے کہ ابھی تک ہمارے لاء منسٹر صاحب تشریف نہیں لائے لیکن یہ بہت ضروری اور اہم بات ہے جو کہ میں پہلے بھی ایوان میں کر چکی ہوں۔ یہ معاملہ سیالکوٹ کی ایک بچی کا ہے جس کا نام تانیہ مریم ہے، بارہ سال سے کم اس کی عمر تھی اور وہ سکول میں چھٹی جماعت کی طالب علم تھی اس کی لاش پر اسرار طور پر سمبڑیال نہر پر تیرتی ہوئی پائی گئی لہٰذا اس کا خاندان بہت زیادہ پریشان ہے اور وہ مجھے اکثر فون بھی کرتے رہتے ہیں اس کی ابھی تک تفتیش مکمل ہوئی ہے اور نہ ابھی تک یہ پتا چل سکا ہے کہ اس بچی کے قاتل کون ہیں اور کس طرح وہ بچی اس نہر میں پہنچی جو کہ اس کے سکول سے 20 کلومیٹر دُور ہے اور وہ چھوٹی سی بچی وہاں پر کیسے پہنچی اور کیسے اس کو قتل کر کے نہر میں پھینکا گیا تو اس کے بارے میں کچھ پتا نہیں چلا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس پر توجہ دلاؤ نوٹس دیں۔

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! میں نے اس پر توجہ دلاؤ نوٹس دیا تھا اس کے بعد ہمارے اقلیتی اور انسانی وسائل کے منسٹر وہاں گئے اور ان کے ساتھ بہت سے ایم پی ایز بھی گئے تھے لیکن اس کا کوئی بھی نتیجہ ابھی تک سامنے نہیں آیا جس کی وجہ سے ان کا خاندان بہت پریشان ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا آپ کا توجہ دلاؤ نوٹس ہمارے پاس آیا ہے؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! جی، میں نے پچھلے سیشن میں دیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! کیا اس کا کوئی جواب نہیں آیا؟

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! نہیں، اس کا کوئی جواب نہیں آیا۔

ممبران اسمبلی کی درخواست ہائے رخصت

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ دوبارہ سے توجہ دلاؤ نوٹس دے دیں۔ جی، اب میں سیکرٹری اسمبلی سے کہوں گا کہ وہ رخصت کی درخواستیں پڑھ دیں۔

جناب امجد علی جاوید

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب امجد علی جاوید، ایم پی اے پی پی-86 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 18-اکتوبر 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ثریا نسیم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ثریا نسیم، ایم پی اے، ڈبلیو-322 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 17-اکتوبر 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب محمد ثاقب خورشید

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب محمد ثاقب خورشید، ایم پی اے، پی پی۔236 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 29۔اگست تا 2۔ستمبر 2016 اور 26، 27، 30، 31۔جنوری 2017 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ طحٰیا نون

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ طحٰیا نون، ایم پی اے، ڈبلیو۔336 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 19 تا 24۔اکتوبر 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ ثوبیہ انور□تی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ ثوبیہ انور ستی، ایم پی اے، ڈبلیو۔ 325 کی طرف سے موصول ہوئی ہے انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 14 تا 17۔اکتوبر 2016 اور 24 تا 30۔نومبر 2016 کی رخصت منظور کی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

الحاج محمد الیاس چنیوٹی

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست الحاج محمد الیاس چنیوٹی، ایم پی اے، پی پی-73 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 21-اکتوبر، 29-نومبر 2016 اور 23-جنوری 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک فیاض احمد اعوان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک فیاض احمد اعوان، ایم پی اے، پی پی-105 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 19 تا 20-اکتوبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نگہت انتصار

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نگہت انتصار، ایم پی اے، پی پی-107 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 24-اکتوبر اور 28-نومبر تا 2-دسمبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ردار شہاب الدین خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست سردار شہاب الدین خان، ایم پی اے، پی پی-263 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 24-اکتوبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر محمد آصف باجوہ ایڈووکیٹ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ)، ایم پی اے، پی پی-130 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 14تا24-اکتوبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری لال حسین

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری لال حسین، ایم پی اے، پی پی-26 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 24-نومبر تا5-دسمبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ملک مظہر عباس راں

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ملک مظہر عباس راں، ایم پی اے، پی پی۔201 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 30 نومبر اور یکم دسمبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رائے منصب علی خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست رائے منصب علی خان، ایم پی اے، پی پی۔202 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 28۔نومبر تا 2۔دسمبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

چودھری محمد اشرف

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست چودھری محمد اشرف، ایم پی اے، پی پی۔112 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 27 اور 28۔نومبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

جناب□فر اقبال

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست جناب ظفر اقبال، ایم پی اے، پی پی-19 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5-دسمبر 2016 اور 6 تا 7- فروری 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ اِرم حسن باجوہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ اِرم حسن باجوہ، ایم پی اے، ڈبلیو-344 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23تا24- جنوری2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ حسینہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ حسینہ بیگم، ایم پی اے، ڈبلیو-327 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 23تا24- جنوری2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ فاطمہ فریحہ

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ فاطمہ فریحہ، ایم پی اے، ڈبلیو۔335 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 26 تا 27۔جنوری 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

محترمہ نجمہ بیگم

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست محترمہ نجمہ بیگم، ایم پی اے، ڈبلیو۔324 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ یکم تا 2۔دسمبر 2016، مورخہ 23 تا 27۔جنوری اور 6 تا 9۔فروری 2017 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

ڈاکٹر نجمہ افضل خان

سیکرٹری اسمبلی: مندرجہ ذیل درخواست ڈاکٹر نجمہ افضل خان، ایم پی اے، ڈبلیو۔320 کی طرف سے موصول ہوئی ہے۔انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

"مورخہ 5۔دسمبر 2016 کے لئے رخصت کی درخواست کی ہے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: اب سوال یہ ہے کہ:

"مطلوبہ رخصت منظور کر دی جائے۔"

(رخصت منظور ہوئی)

رپورٹیں

(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب محمد انیس قریشی مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوال نمبر 7183 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب محمد انیس قریشی: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Starred Question No. 7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Starred Question No. 7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Starred Question No. 7183 asked by Mrs Raheela Anwar, MPA (W-357)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے خزانہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چودھری عامر سلطان چیمہ مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون (ترمیم) جیل خانہ جات 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

چودھری عامر سلطان چیمہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

The Prisons (Amendment) Bill 2016 (Bill No.30 of 2016) moved by Miss Hina Pervaiz Butt, MPA (W-353)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے امور داخلہ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر3158اور3620کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

1. Starred Question No. 3158 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
2. Starred Question No. 3620 asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

3. Starred Question No. 3158 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
4. Starred Question No. 3620 asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

5. Starred Question No. 3158 asked by Mr Shahzad Munshi, MPA (NM-369)
6. Starred Question No. 3620 asked by Dr Muhammad Afzal, MPA (PP-276)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے لوکل گورنمنٹ وکمیونٹی ڈویلپمنٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب احسن ریاض فتیانہ مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

نشان زدہ سوالات نمبر 2338 اور 7599 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب احسن ریاض فتیانہ: میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

Starred Question No. 2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

Starred Question No. 2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

Starred Question No. 2338 and 7599 asked by Mian Tariq Mehmood, MPA (PP-113)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے ٹرانسپورٹ کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دو ماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! لاء منسٹر صاحب کو ہم نے توہین رسالت کے لئے قرارداد پیش کی تھی جو کہ ہمارا اوّلین فرض ہے۔ میری گزارش ہے کہ اس قرارداد کو out of turn take up کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں، میں اس پر بات کرتا ہوں۔ یہ میرے علم میں نہیں تھا کیونکہ کل آپ کی اور ان کے درمیان discussion ہوئی تھی اور وہ ابھی نہیں آئے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر آپ کے علم میں نہیں تھا تو ابھی آپ کے علم میں آگیا ہے اور یہ سیکرٹری صاحب کے علم میں بھی ہے لہٰذا میرے خیال میں تمام چیزوں سے اوّلین فرض یہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس میں کوئی شک نہیں ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! تمام چیزوں کو پیچھے رکھ کر ہمارا اوّلین فرض یہ ہے کہ ہمیں اس قرارداد کو take up کرنا چاہئے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ جو بات محترمہ خدیجہ عمر نے کی ہے اس حوالے سے کل سپیکر صاحب کے چیمبر میں بات ہوئی تھی اور in principle وزیر قانون انشاء اللہ بھی agree تھے کہ اس کو دیکھ کر پیش کر لیتے ہیں۔ میری رائے ہے کہ اگر وہ تشریف نہیں لا رہے تو مجتبیٰ شجاع الرحمٰن کے پاس فائل ہے جو اس وقت سارے معاملات کو look after کریں گے لہٰذا ان سے بات کر لی جائے تاکہ یہ قرارداد پیش ہو جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن! کیا آپ کے پاس توہین رسالت کے حوالے سے قرارداد موجود ہے جس کی یہ بات کر رہے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! میں پوچھ لیتا ہوں اور میرا خیال ہے کہ یہ لاء منسٹر صاحب کے پاس ہی ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس کی کاپی انہیں دے دیتے ہیں کیونکہ ہمیں سب سے پہلے اس کو take up کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، مجھے اس کی کاپی دکھائیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! سیکرٹری صاحب کے پاس کل سے جمع کروادی گئی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں۔ اس پر ہم بات کرتے ہیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ مجھے واضح کر دیں۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ تشریف رکھیں، میں اس حوالے سے بات کرتا ہوں۔ چونکہ منسٹر صاحب نے یہ قرارداد دیکھی ہوئی نہیں تھی اس لئے اُن کو ذرا پڑھ لینے دیں۔

غیر سرکاری ارکان کی کارروائی

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ہم غیر سرکاری ارکان کی کارروائی شروع کرتے ہیں۔ آج کے ایجنڈا پر درج ذیل کارروائی مسودات قانون اور مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں۔

مسودات قانون

(کوئی مسودہ قانون متعارف نہ ہوا)

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Mrs Gulnaz Shehzadi may move the Punjab Private Educational Institutions (Promotion and Regulation) (Amendment) Bill 2017.

موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو pending کیا جاتا ہے۔
Now, Mian Khurram Jahangir Wattoo may move the Punjab Child Marriage Restraints (Amendment) Bill 2017.

موجود نہیں ہیں لہٰذا اس کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

قراردادیں

(مفاد عامہ سے متعلق)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب مفاد عامہ سے متعلق قراردادیں ہیں اور پہلے ہم مورخہ 7۔فروری 2017 کے ایجنڈے سے زیر التواء رکھی گئی قراردادیں لیتے ہیں۔ زیر التواء قرارداد جناب محمد سبطین خان کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس لئے اس قرارداد کو دوبارہ pending کیا جاتا ہے کیونکہ یہ پہلے بھی pending ہو چکی ہے۔
ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ منگل کے ایجنڈے میں میری ایک اہم قرارداد تھی لیکن وقفہ سوالات کے دوران کورم پوائنٹ آؤٹ ہو گیا پھر اجلاس adjourn بھی 20 منٹ کے لئے ہوا اور میں انتظار کرتا رہا۔ میں نہیں سمجھتا کہ وقت آ سکے جس میں قراردادیں پیش ہو سکیں۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ جب قراردادیں ایوان کے اندر آ گئیں تو وہ ایوان کی پراپرٹی بن گئیں، گو وہ پیش نہیں ہوئیں تو اگلے یعنی آج کے ایجنڈے پر ساری قراردادیں آنا چاہئے تھیں۔ میں ایجنڈے کو دیکھ کر پریشان ہو گیا ہوں اس لئے بات کی ہے کیونکہ پچھلی دفعہ تو کورم کی وجہ سے کوئی کارروائی ہی نہیں ہو سکی تھی تو وہ قراردادیں کہاں گئیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! وہ قراردادیں dispose of ہو گئیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! نہیں۔ کارروائی نہیں چلی تو کیا وہ چیمبر میں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس دن وہ ایجنڈے پر تھیں اور کورم نہ ہونے پر وہ dispose of ہو گئیں۔ اگر آپ نے دوبارہ وہ قرارداد لینی ہے تو آپ آئندہ منگل کے دن take up کرنے کے لئے تیسری دفعہ جمع کروادیں تو اسے take up کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اپنے علم کے لئے پوچھنا چاہتا ہوں کہ کس قانون، قاعدے اور rules کے تحت یہ قرارداد dispose of ہو گئی؟ جب ایوان میں آ گئی تھی، کورم نہ ہونے کی وجہ سے، کورم پورا کرنا تو۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! میں آپ سے کہہ رہا ہوں ناں کہ دوبارہ اسے دیکھ لیتے ہیں اور take up کرتے ہیں۔ انشاء اللہ۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: وہ تو آپ کی مہربانی ہے اور آپ کی شفقت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آج نہیں، آئندہ پرائیویٹ ممبر ڈے کو take up کر لیں گے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! تو پھر اس دن اس قرارداد کو take up کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے اسے کر لیں گے۔ انشاء اللہ۔ اب مفاد عامہ سے متعلق موجودہ قراردادیں لیتے ہیں۔ پہلی قرارداد ڈاکٹر سید وسیم اختر کی ہے۔

بہاولپور میں انڈسٹریل زون کے قیام کا مطالبہ

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں جلد از جلد انڈسٹریل زون قائم کیا جائے تاکہ علاقہ ترقی کر سکے اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری میں کمی آ سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں جلد از جلد انڈسٹریل زون قائم کیا جائے تاکہ علاقہ ترقی کر سکے اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری میں کمی آ سکے۔"

جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس حوالے سے ڈیپارٹمنٹ نے already کام شروع کر دیا ہے تو I approve

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ بہاولپور میں جلد از جلد انڈسٹریل زون قائم کیا جائے تاکہ علاقہ ترقی کر سکے اور بڑھتی ہوئی بے روزگاری میں کمی آ سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلی قرارداد محترمہ حنا پرویز بٹ کی ہے۔ ان کی طرف سے request آئی ہے کہ اس قرارداد کو pending کیا جائے تو اس قرارداد کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی قرارداد بیگم خولہ امجد کی ہے۔

بیگم خولہ امجد: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! شکریہ۔ گزشتہ منگل کے دن کے ایجنڈے پر میری بھی قرارداد تھی جو کہ pending کر دی گئی تھی تو kindly اسے بھی دوبارہ پیش کرنے دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ آج کی قرارداد پیش کریں۔

بیگم خولہ امجد: جناب سپیکر! میں گزشتہ منگل والی قرارداد کی بات کر رہی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس کے بعد کریں۔

سرکاری سکولوں کے کلاس رومز اور لیبز کو دور حاضر کے مطابق بہتر کرنے کا مطالبہ

بیگم خولہ امجد: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کی طرح سرکاری سکولوں کے کلاس رومز اور labs کو بھی دور حاضر کے مطابق بہتر کیا جائے۔ خاص طور پر سرکاری سکولوں میں ابتدائی کلاس رومز (پلے گروپ اور نرسری وغیرہ) کو role model بنایا جائے۔"

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں اسے oppose کرتا ہوں۔

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ قرارداد غیر مؤثر ہے کیونکہ department already نے سارے کام شروع کر دیئے ہیں اس لئے اس قرارداد کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر رائے لے لیتے ہیں ناں۔

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کی طرح سرکاری سکولوں کے کلاس رومز اور labs کو بھی دور حاضر کے مطابق بہتر کیا جائے۔ خاص طور پر سرکاری سکولوں میں ابتدائی کلاس رومز (پلے گروپ اور نرسری وغیرہ) کو role model بنایا جائے۔"

محترمہ! آپ اس پر کوئی بات کرنا چاہتی ہیں کیونکہ منسٹر صاحب اور میاں رفیق نے اس قرارداد کو oppose کیا ہے؟

بیگم خولہ امجد: جناب سپیکر! اگر منسٹر صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے بنا دیئے ہیں تو مجھے بتایا جائے کہ کس سکول کو اس طریقے سے role model بنایا گیا ہے کیونکہ عموماً اتنے زیادہ سکول نہیں ہیں جنہیں role model بنایا گیا ہو؟

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اگر آپ کہیں تو محکمہ کی طرف سے بھجوائے گئے جواب کو پڑھ دوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ پڑھ دیں۔

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! اس قرارداد ہذا کے ضمن میں گزارش ہے کہ صوبے کے سرکاری سکولوں کے کلاس رومز اور لیبارٹریوں کو دور حاضر کے مطابق بنایا گیا ہے جن کو وقت کے ساتھ بہتر کیا جاتا رہتا ہے۔ پرائمری سکول میں ہر ضلع کی سطح پر kids rooms بنائے گئے ہیں جن میں نرسری اور پلے گروپ کے بچوں کو کھیلنے اور سیکھنے کے لئے ہر طرح کی سہولتیں مہیا کی گئی ہیں اور ان کی راہنمائی اور مدد کے لئے باقاعدہ ایک خاتون "کیئر ٹیکر" بھی رکھی گئی ہے۔ سرکاری سکولوں میں اعلیٰ تعلیم یافتہ اور تربیت یافتہ اساتذہ تعلیم دے رہے ہیں جن میں سے اکثر ایم فل اور پی ایچ ڈی بھی ہیں جنہیں محکمانہ تربیت کے بعد سکولوں میں تعینات کیا گیا ہے۔ Non salary بجٹ کے ذریعے سرکاری سکولوں میں بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنایا گیا ہے اور چھوٹے بچوں کے لئے پلے گراؤنڈ اور کھیلنے کا سامان فراہم کیا گیا ہے۔ چنانچہ تحریک ہذا میں دی گئی تجاویز پر محکمہ کی سطح پر پہلے ہی کام کیا جا رہا ہے لہٰذا اس قرارداد کو منظور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میری اس قرارداد میں چھوٹی سی ترمیم ہے جو اسے ایک بہتر شکل دے سکتی ہے۔ میری ترمیم یہ ہے کہ ای سی روم وغیرہ چھوٹے بچے جو پلے گروپ والے ہیں ان کے لئے بنائے جائیں تو اس قرارداد میں ای سی روم کا اضافہ کر دیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب نے بھی اس قرارداد میں ایک ترمیم دی ہے تو یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

> "اس ایوان کی رائے ہے کہ نجی سکولوں کی طرح سرکاری سکولوں کے کلاس رومز اور labs کو بھی دور حاضر کے مطابق بہتر کیا جائے۔ خاص طور پر سرکاری سکولوں میں ابتدائی کلاس رومز (پلے گروپ اور نرسری وغیرہ) کو role model بنایا جائے۔"

(قرارداد نامنظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: چوتھی قرارداد ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ کی ہے۔ جی، ڈاکٹر صاحب!

دریائے جہلم چک نظام کے مقام پر پل تعمیر کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر ملک مختار احمد بھرتھ: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ:

"عرصہ دراز سے دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل کی تعمیر کا منصوبہ تھا تاکہ ضلع جہلم اور ضلع سرگودھا کی عوام کی مسافت میں تقریباً ایک سو کلومیٹر کی کمی ہو سکے لیکن اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک یہ پل نہیں بن سکا۔ یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ فوری طور پر دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل تعمیر کیا جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"عرصہ دراز سے دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل کی تعمیر کا منصوبہ تھا تاکہ ضلع جہلم اور ضلع سرگودھا کی عوام کی مسافت میں تقریباً ایک سو کلومیٹر کی کمی ہو سکے لیکن اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک یہ پل نہیں بن سکا۔ یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ فوری طور پر دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل تعمیر کیا جائے۔"

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات وثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! مفاد کا کام ہے تو I approve

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"عرصہ دراز سے دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل کی تعمیر کا منصوبہ تھا تاکہ ضلع جہلم اور ضلع سرگودھا کی عوام کی مسافت میں تقریباً ایک سو کلومیٹر کی کمی ہو سکے لیکن اتنا عرصہ گزرنے کے باوجود ابھی تک یہ پل نہیں بن سکا۔ یہ ایوان حکومت سے اس امر کی سفارش کرتا ہے کہ فوری طور پر دریائے جہلم پر چک نظام کے مقام پر پل تعمیر کیا جائے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: یہ قرارداد ڈاکٹر نجمہ افضل خان کی ہے۔ محترمہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

پنجاب میں خواتین کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین کو سکولز و کالجز کے سلیبس میں شامل کرنے کا مطالبہ

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب میں خواتین کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین کو سکولز/کالجز کے سلیبس میں شامل کیا جائے تاکہ طلباء و طالبات کو آگاہی حاصل ہو سکے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

"اس ایوان کی رائے ہے کہ پنجاب میں خواتین کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین کو سکولز/کالجز کے سلیبس میں شامل کیا جائے تاکہ طلباء و طالبات کو آگاہی حاصل ہو سکے۔"

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! یہ قرارداد غیر مؤثر ہے کیونکہ پہلے ہی محکمہ نے سلیبس میں chapters شامل کر لئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: chapters شامل کر لئے ہیں؟

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! جی، شامل کر لئے ہیں اور اگر آپ کہیں تو میں محکمہ کی طرف سے آئے جواب کو پڑھ دیتا ہوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ کوئی بات کرنا چاہتی ہیں؟

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! اگر سلیبس میں شامل کر لیا گیا ہے تو میرا مقصد یہی تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ withdraw کر رہی ہیں؟

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! میں اس حوالے سے بات کرنا چاہتی ہوں کہ ہمارے ملک کی نصف آبادی خواتین پر مشتمل ہے اور خواتین کی اکثریت کو پنجاب حکومت کی طرف سے ان کے تحفظ کے لئے بنائے ہوئے قوانین سے آگاہی نہ ہے تو میں یہ ضروری سمجھتی ہوں کہ اگر ان قوانین کے بارے میں ایک chapter سکولز اور کالجز کے سلیبس میں شامل کر دیا جائے تو اس سے طلباء و طالبات میں آگاہی

آئے گی اور معاشرے میں بہتر تبدیلی آئے گی۔ بچیاں اپنے حقوق کے تحفظ کے لئے آواز بلند کر سکتی ہیں اور لڑکوں میں بھی قانون سے آگاہی کے بعد ایک احترام کا احساس پیدا ہو گا اور چونکہ یہ مارچ کا عالمی یوم خواتین کا مہینہ ہے تو اس میں خواتین کے ساتھ اظہار یکجہتی کے طور پر بھی اس ایوان میں میری یہ استدعا ہے کہ اس کو منظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! منسٹر صاحب بتا چکے ہیں کہ یہ already syllabus کا حصہ ہے تو آپ اس قرارداد کو withdraw کر لیں۔

ڈاکٹر نجمہ افضل خان: جناب سپیکر! میں اس قرارداد کو withdraw کرتی ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحبہ کی قرارداد withdraw ہوئی۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا اس کے اوپر ایک سوال تھا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ویسے ہی پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں میں اس کو withdraw کر چکا ہوں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اس کو syllabus کا حصہ بنا دیا گیا ہے تو کون سی کلاس کے syllabus میں یہ شامل کر دیا گیا ہے نرسری پر یپ یا میٹرک میں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر آبکاری و محصولات / اطلاعات و ثقافت (میاں مجتبیٰ شجاع الرحمٰن): جناب سپیکر! خواتین کے تحفظ کے لئے بنائے گئے قوانین کی روشنی میں اردو کی درسی کتاب برائے جماعت ہشتم میں ایک چیپٹر باعنوان خواتین کا مقام اور اُن کے حقوق شامل کر دیا گیا ہے اور مزید نہم، دہم اور مطالعہ پاکستان بارہویں جماعت کی درسی کتاب میں خواتین کے تحفظ کے حوالے سے مواد نظر ثانی اور جائزے کے مراحل میں سے منظوری کے بعد درج بالا کتاب میں شامل کر دیا گیا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، clear ہو گیا؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! مردوں کے حقوق کے بارے میں بھی درسی کتب میں چیپٹر شامل کر لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ تفصیلی قرارداد لے کر آئیں جو آپ کے ساتھ مظالم ہو رہے ہیں سارے مرد حضرات آپ کو سپورٹ کریں گے۔ جی، اب قواعد کی معطلی کی تحریک متفقہ طور پر میرے

پاس آئی ہوئی ہے یہ سردار وقاص حسن موکل، چودھری عامر سلطان چیمہ اور گورنمنٹ کی طرف سے بھی یہ تحریک ہے محترمہ خدیجہ عمر سوشل میڈیا پر توہین آمیز مواد کی اشاعت کی مذمت کے حوالے سے قرارداد پیش کرنے کے لئے قواعد کی معطلی کی تحریک پیش کرنا چاہتی ہیں۔ جی، محترمہ! آپ اپنی تحریک پیش کریں۔

قواعد کی معطلی کی تحریک

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سوشل میڈیا پر توہین آمیز مواد کی اشاعت کی مذمت کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سوشل میڈیا پر توہین آمیز مواد کی اشاعت کی مذمت کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

یہ تحریک پیش کی گئی اور اب سوال یہ ہے کہ:

"قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب بابت 1997 کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 115 اور دیگر متعلقہ قواعد کو معطل کر کے سوشل میڈیا پر توہین آمیز مواد کی اشاعت کی مذمت کے حوالے سے ایک قرار داد پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔"

(تحریک متفقہ طور پر منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محرکہ اپنی قرارداد پیش کریں۔

قرارداد

حضرت محمد کی توہین کرنے والوں کے خلاف سخت کارروائی کا مطالبہ

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ قرارداد پیش کرتی ہوں کہ:

"پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ پاکستان کا آئین و قانون تمام انبیائے کرام علیہم السلام بالخصوص امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنھم، تمام مقدس شخصیات رحمہ اللہ، شعائر اسلام کے تحفظ کی ذمہ داری لیتا ہے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ 295-C ان ہی مقدس شخصیات و شعائر اسلام کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی جبکہ حالیہ دنوں میں کچھ ناعاقبت اندیش اس قانون کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے شعائر اسلام کی عموماً اور امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین حضرت جناب محمد مصطفیٰ، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنھم کی خصوصاً توہین کر کے اپنے ناپاک عزائم کو فروغ دیتے ہوئے فسادات کی آگ کو بھڑکانے کی پوری کوشش میں مصروف ہیں اور امت مسلمہ کے ایمان پر رقیق حملے کر کے پاکستان سمیت پوری دنیا میں نئے فسادات کو جنم دینے کے لئے کوشاں ہیں۔

ہمارا آئین اور قانون جہاں ہر قسم کی آزادی اظہار رائے کا حق دیتا ہے وہاں انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنھم سمیت کسی بھی مقدس شخصیت کی توہین کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

وقت کا تقاضا یہ ہے کہ جو بدبخت افراد اور ان کے سہولت کار سوشل میڈیا پر کسی بھی طریقے سے شان رسالت مآب، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنھم اور دیگر مقدس شخصیات، قرآن پاک جیسی مقدس کتاب کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں ان کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی کر کے ان کے مرتکبین توہین رسالت مآب کے نام منظر عام پر لائے جائیں اور ان کو نشان عبرت بنایا جائے۔

> صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اللہ عزوجل اور خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ کو راضی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے گستاخانہ افعال کو روکنے کے لئے متعلقہ محکمہ C-295 کے تحت ایسے افراد اوران کے سہولت کاروں کو نشانِ عبرت بنائے اور سوشل میڈیا سمیت دیگر تمام ایسے ذرائع کے حوالے سے انفارمیشن ٹیکنالوجی پر ایک سخت مانیٹرنگ سسٹم قائم کرے اور سوشل میڈیا پر تمام لنک اور پیجز فوری طور پر بلاک کئے جائیں اور مرتکبین کے خلاف مثالی کارروائی کرتے ہوئے ان کو ایسی سزادی جائے کہ آئندہ کوئی ایسی ناپاک حرکت کی جرأت نہ کر سکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

وزیر قانون و پارلیمانی امور:(رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں یہ چاہتا ہوں اس قرارداد میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے اُس سے کوئی بھی شخص انکار نہیں کر سکتا بلکہ ہر کسی کے یہی جذبات ہیں تو اس میں put question کرنے سے پہلے اگر آپ ایوان کے دونوں اطراف کے جو معزز ممبران اس قرارداد کے حوالے سے کوئی اظہار خیال کرنا چاہیں تو آپ اُن کو موقع دے دیں اور اُس کے بعد put question ہو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں اس قرارداد کو پڑھ لوں پھر اس کے بعد جو معزز ممبر اظہار خیال کرنا چاہیں وہ کر لیں۔ یہ قرارداد پیش کی گئی ہے کہ:

> پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ پاکستان کا آئین وقانون تمام انبیائے کرام علیہم السلام بالخصوص امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم، تمام مقدس شخصیات رحمہ اللہ، شعائر اسلام کے تحفظ کی ذمہ داری لیتا ہے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ C-295 ان ہی مقدس شخصیات و شعائر اسلام کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی جبکہ حالیہ دنوں میں کچھ ناعاقبت اندیش اس قانون کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے

شعائر اسلام کی عموماً اور امام الانبیاء خاتم النبین والمرسلین حضرت جناب محمد مصطفیٰ، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم کی خصوصاً توہین کر کے اپنے ناپاک عزائم کو فروغ دیتے ہوئے فسادات کی آگ کو بھڑکانے کی پوری کوشش میں مصروف ہیں اور امت مسلمہ کے ایمان پر رکیق حملے کر کے پاکستان سمیت پوری دنیا میں نئے فسادات کو جنم دینے کے لئے کوشاں ہیں۔

ہمارا آئین اور قانون جہاں ہر قسم کی آزادی اظہار رائے کا حق دیتا ہے وہاں انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم سمیت کسی بھی مقدس شخصیت کی توہین کی قطعاً اجازت نہیں دیتا۔

وقت کا تقاضا یہ ہے کہ جو بد بخت افراد اور ان کے سہولت کار سوشل میڈیا پر کسی بھی طریقے سے شان رسالت مآب، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنہم اور دیگر مقدس شخصیات، قرآن پاک جیسی مقدس کتاب کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں ان کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی کر کے ان کے مرتکبین توہین رسالت مآب کے نام منظر عام پر لائے جائیں اور ان کو نشان عبرت بنایا جائے۔

صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اللہ عزوجل اور خاتم النبین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ کو راضی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے گستاخانہ افعال کو روکنے کے لئے متعلقہ محکمہ 295-C کے تحت ایسے افراد اور ان کے سہولت کاروں کو نشان عبرت بنائے اور سوشل میڈیا سمیت دیگر تمام ایسے ذرائع کے حوالے سے انفارمیشن ٹیکنالوجی پر ایک سخت مانیٹرنگ سسٹم قائم کرے اور سوشل میڈیا پر تمام لنک اور پیجز فوری طور پر بلاک کئے جائیں اور مرتکبین کے خلاف مثالی کارروائی کرتے ہوئے ان کو ایسی سزا دی جائے کہ آئندہ کوئی ایسی ناپاک حرکت کی جرأت نہ کر سکے۔

تو جس طرح لاء منسٹر صاحب نے کہا ہے کہ اگر اس پر کوئی معزز ممبر بات کرنا چاہے تو وہ کر سکتے ہیں۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چنیوٹی صاحب!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! جی، یہ قرار داد بہت عین موقع پر آئی ہے اور اس کی سخت ضرورت ہے اور میں تو پوائنٹ آف آرڈر پر ویسے بھی بات کرنا چاہتا تھا کہ یہ جو ہماری قرار داد متفقہ طور پر آرہی ہے یہ ملک سے فسادات کو ختم کرنے کے لئے ہے اور انبیائے کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، اولیاء عظام کی عزت و ناموس کے تحفظ کے لئے ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس کے پیچھے کئی لابیاں کام کر رہی ہیں۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ 1974 کے آئین کے تحت قادیانی غیر مسلم اقلیت قرار پا چکے ہیں یہ قومی اسمبلی کا فیصلہ ہے، سپریم کورٹ کا فیصلہ ہے لیکن ان سب کے باوجود اب صورتحال یہ ہے کہ یہی قادیانی گروپ نے یوٹیوب پر مختلف عنوان بنائے ہوئے ہیں اور وہ اس پر اپنی ویڈیوز اپ لوڈ کر رہے ہیں۔ ان کے مختلف نام ہیں جن میں اسلام لائبریری، اسلام نظام، مسلم خطبہ اور انبیاء مسلم کیمونٹی ہے۔ وہ اس قسم کے اسلامی نام دے رہے ہیں اور ساتھ ایک منارہ جس کا نام "منارۃ المسیح" ہے جو قادیانیوں کے مرزا کا خصوصی symbol ہے وہاں یہ اس کا نشان دیا ہوا ہے۔ ان ویب سائٹس پر وہ کلمہ طیبہ لکھتے ہیں، جن چیزوں سے ان کو روکا گیا تھا وہ ان کو نشر کرتے ہیں اور ہزاروں لاکھوں لوگ اس کو دیکھ رہے ہیں۔ وہ ہیں تو غیر مسلم لیکن اپنے آپ کو مسلمان کے طور پر show کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس قرارداد میں اس چیز کو بھی شامل کیا جائے کہ غیر مسلم جو اس قسم کی چیزیں show کر رہے ہیں، اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کر رہے ہیں ان پر فوری طور پر پابندی لگائی جائے اور اس کو قانون کا حصہ بنایا جائے۔ بہت بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! یہ جو معاملہ زیر بحث ہے یہ پچھلے کافی عرصے سے مغرب کی طرف سے ایک یلغار ہے کہ نبی کی شانِ اقدس میں مختلف طریقوں سے گستاخیاں کی جا رہی ہیں حالانکہ دین اسلام تمام انبیاء کے حوالے سے وہی جذبات رکھتا ہے جو نبی کے حوالے سے رکھتا ہے۔ دین اسلام میں کسی بھی نبی کی شان میں گستاخی پر یہی فیصلہ ہے کہ اس کو سزائے موت دی جائے۔ اگر مغرب کو یا وہاں پر کچھ مخصوص گروہ کو اس کی جرأت ہو رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر یہ کمزوری امت مسلمہ کی عوام کی طرف سے بالعموم اور سارے کے سارے امت مسلمہ کے حکمرانوں کی طرف سے بالخصوص ہے۔ وہ براہ راست اس کے ذمہ دار ہیں۔ میں عرض کروں گا کہ پاکستان کے اندر بالکل سوچی سمجھی سکیم کے تحت یہ سارا سلسلہ ہو رہا ہے اور اس میں ہمارے جذبات کو

بھڑکانے کی مسلسل کوشش کی جارہی ہے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ جو ہمارے متعلقہ محکمے ہیں وہ باوجوہ خاموش رہتے ہیں، چیزوں کو بروقت take up نہیں کرتے ہیں جس کے نتیجے کے اندر پھر یہ چیزیں پھیلتی ہیں۔اُن کو یہاں سے بھی کچھ ایجنٹ میسر آتے ہیں جو اس کو آگے share کرتے ہیں اور یہ سلسلہ بڑھتا چلا جاتا ہے۔یوٹیوب اور اس طرح کا مواد جب سوشل میڈیا پر آتا ہے تو حکومت کے پاس اس کو بند کرنے کی پوری صلاحیت موجود ہے ایسا نہیں ہے کہ ہم اس کو block نہیں کر سکتے۔

جناب سپیکر!میں یہ عرض کروں گا کہ حکومت کو اپنی پوری ذمہ داری کا احساس کرنا چاہئے اور ایسے تمام ویب سائٹس کو بند کرنا چاہئے۔میں سمجھتا ہوں کہ بنیادی طور پر یہ کام وفاق کا ہے انہیں باقاعدہ طور پر اپنا ایک سیل بنانا چاہئے تاکہ جو چیزیں اس طرح کی آرہی ہیں ان کو از خود evaluate کریں، از خود ان چیزوں کو block کریں اور اس کا کوئی جواب بھی تیار کرکے Facebook میں ڈالیں۔

جناب سپیکر!میں سمجھتا ہوں کہ یہ کام ہمارے وفاق کے محکمہ انفارمیشن کا ہے لیکن وہ اس پر کام نہیں کرتا جس کے نتیجے کے اندر یہ چیزیں مسلسل آتی ہیں۔بعض ناخوشگوار واقعات بھی ہوتے ہیں ہمارے ملک میں بھی جب کوئی اس طرح کا واقعہ ہوتا ہے تو ہمارا قانون بھی اس کو lookafter نہیں کرتا۔ جس طرح ایک گورنر کے murder کا واقعہ ہوا وہ بھی اسی کا شاخسانہ تھا کہ ہمارے گورنر نے ایک بات کر دی تھی لیکن ہماری حکومت نے اس کو بروقت روکا نہیں، اس کی cognizance نہیں لی اور وہ معاملہ چلتا رہا جس کے نتیجے کے اندر وہ واقعہ رونما ہو گیا کہ ممتاز قادری شہید رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کارروائی سے کیا پھر اس حوالے سے ایک نئی بحث چھڑ گئی؟

جناب سپیکر!میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ قرارداد بڑی مثبت ہے اور ہم سب اس کی favour کریں گے اور ظاہر ہے کہ ہمارے جو اقلیتی بھائی ہیں انہیں بھی اس کا پورا احساس ہے وہ بھی اس کو favour کریں گے لیکن مجھے دکھ اس بات کا ہے، یہاں لاء منسٹر صاحب بھی تشریف فرما ہیں میں کہنا چاہوں گا کہ مستقل طور پر پیش بندی کرنے کے حوالے سے حکومت کو سوچنا چاہئے کیونکہ یہ حکومت کی ذمہ داری ہے اور یہ آئینی تقاضا بھی ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ یہ کام انہیں بہتر طریقے سے کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔اس موقع پر میں اسلام آباد ہائی کورٹ کے جسٹس شوکت صدیقی کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے بڑی جرأت کے ساتھ ان سارے معاملے کو take up کیا ہے۔انہوں نے پورے اسلامیان پاکستان بلکہ پوری دنیا کے مسلمانوں کی بہت صحیح ترجمانی کرتے ہوئے اس کو take up کیا ہے۔مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ ایک لابی اُن جسٹس صاحب کے خلاف اپنی کارروائیوں میں مشغول

ہو گئی ہے کہ ان جج کو کسی طریقے سے یہاں سے ہٹایا جائے لیکن ظاہر ہے کہ جو اللہ فیصلہ کرے گا وہی ہو گا لیکن بہر حال انہوں نے جس جرأت سے کام کیا ہے میں اسے خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ خلیل طاہر سندھو!

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! یہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے میں ذاتی طور پر، on behalf of our minority members اور پوری پاکستانی اقلیت کی طرف سے اس کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہ بہت بڑی زیادتی ہے کہ ڈیڑھ ارب مسلمانوں کے دلوں کو دکھایا جائے۔ جس طرح ابھی مولانا صاحب فرما رہے تھے کہ اس سے پہلے بھی بہت ساری مذموم حرکات ہوئی ہیں۔ جس طرح ٹیری جان تھا، اُس وقت بھی ہم نے نہ صرف پاکستان میں بلکہ پوری دنیا میں مسیح لوگوں اور دوسروں نے اس کے خلاف بائیکاٹ کیا اور اس کے خلاف جلوس بھی نکالے۔ پھر سلمان رشدی کے خلاف جلوس نکالے۔ جو آپ کے جذبات ہیں وہی ہمارے جذبات ہیں اب بھی ہم ہر طرح سے آپ کے ساتھ کھڑے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیشہ ایسے تمام لوگوں کی، میں چاہتا ہوں اور میں نے worthy Law Minister سے permission لی کہ میں بات کرنا چاہتا ہوں اور آپ درست فرما رہے ہیں کہ ایسے لوگوں کی صرف مذمت سے کام نہیں چلے گا بلکہ اب ان کی مرمت سے کام چلے گا جو دوسرے لوگوں کے دل دکھاتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے اگر مائنڈ نہ کریں، میری بہن نے کہا ہے کہ 295(C) میں تمام شخصیات کے بارے میں سزائے موت ہے۔ یہ میں تھوڑا clear کر دوں کہ 295(a) اور 298 تک یہ ساری دفعات ہیں اور جو نبی کے بارے میں ہے وہ 295(c) purely ہے، قرآن پاک کی بے حرمتی کے بارے میں 295(b) ہے اور باقی دفعات جن میں دو سال سزا ہے وہ باقی انبیاء کرام کے لئے ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف law کو clear کرنے کے لئے کہہ رہا ہوں لیکن جہاں تک آپ کے جذبات ہیں یقین کر لیں ہمیں بھی اتنا ہی دکھ ہے۔ مجھے اس بات پر بھی فخر ہے اور ہمارے یہاں پر جو نئے ممبرز بیٹھے ہیں میں انہیں بتانا چاہتا ہوں کہ جب سابقہ اسمبلی تھی تو جو اسمبلی میں نبی کے بارے میں نعت شریف پڑھی جاتی ہے تو لاء منسٹر صاحب نے اس کے بارے میں 13 افراد کی ایک کمیٹی بنائی تھی۔

وہاں چھ ووٹ ایک طرف تھے اور چھ دوسری طرف تھے I was the only Christian جس نے کہا تھا کہ یہ پڑھی جانی چاہئے اس سے ہمیں بھی فیض حاصل ہوگا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں ایک بار پھر، میرے پاس اس کے بارے میں کوئی زیادہ الفاظ نہیں ہیں لیکن ڈاکٹر سید وسیم اختر اور مولانا صاحب کی بات ٹھیک ہے کہ بہت ساری سازشیں ہوتی ہیں تاکہ ہم سب لوگوں کو اور خاص طور پر مسلمان بہن بھائیوں کے جذبات کو اس طرح سے ابھارا جائے کیونکہ ظاہر ہے کہ یہ مسلمان بہن بھائیوں کے ایمان کا حصہ ہے کہ ان کی جان، آل اولاد اور ہر چیز نبی اکرم پر قربان ہے اس لئے میں ہر طریقے سے اور اپنے اقلیتی ممبران کے behalf پر بھی اس قرارداد کی بھرپور حمایت کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مہربانی۔ جی، مولانا صاحب!

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتّٰى يُحَكِّمُوكَ
فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا
قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا ﴿۶۵﴾
صدق اللہ مولنا العظیم

جناب سپیکر! اسلام کی عظیم ہستیوں کی عزت واحترام اور عظمت کی خاطر جو قرارداد پیش کی گئی ہے جس میں نہ صرف یہ ایوان مسلمان بلکہ یہاں پر جتنے بھی دوسرے انبیاء کرام کے ماننے والے تشریف رکھتے ہیں۔ وہ بھی اس قرارداد کے ساتھ ہیں جیسا کہ میرے فاضل ممبر ابھی فرما رہے تھے اس لئے کہ اسلام نے ہمیں یہ درس دیا ہے کہ نہ صرف اپنے نبی بلکہ اللہ تعالیٰ کے جتنے انبیاء کرام ہیں بلکہ دیگر مذاہب کے جتنی عظیم شخصیات ہیں ان کا ادب واحترام کرنے کا بھی اسلام نے درس دیا ہے۔ ہم نہ صرف سرکار دو عالم محمد بلکہ جملہ انبیاء کرام پر ایمان رکھتے ہیں اور ہمارا ایمان مفصل یہی ہے کہ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ جتنے کے جتنے رسول ہیں ہم تمام کو مانتے ہیں اور ان تمام کا ادب واحترام کرتے ہیں لہٰذا اس قرارداد کو ہم تہہ دل سے بلکہ اپنا ایمان سمجھتے ہیں اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نبی کریم کی ذات تو درکنار آپ جو فیصلہ فرما دے اس فیصلہ پر اگر کوئی ذرا سا بھی سقم ڈالے تو اس کو بھی ایماندار نہیں مانتا ہے۔ حضور کی ذات بڑی ورالوریٰ ہے اللہ نے فرمایا کہ تیرے رب کی قسم ہے اس وقت تک کوئی

ایماندار نہیں ہو سکتا جب تک کہ جو آپ فیصلہ فرمادیں اور اس فیصلے کو دل سے تسلیم نہ کر لے۔ اگر آپ کے فیصلے کو کوئی نہ مانے تو اللہ اس کو ایماندار نہیں مانتا تو آپ کی ذات سے متعلق ذرا سی بھی کجی پیدا کرتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ ہمارے آئین پاکستان میں لکھا ہے کہ جو بھی اسلامی مشاہیر کی ذرا سی بھی توہین کرتا ہے یا توہین کا شائبہ بھی نکلتا ہے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے اور وہ قتل کا مستحق ہے لہٰذا اس قرارداد کو ہم متفقہ طور پر تسلیم کرتے ہیں اور بالکل ہم وفاقی حکومت اور وفاقی اداروں سے مطالبہ کرتے ہیں کہ اس قسم کی جو بھی سازش کرتا ہے اس کا فوری طور قلع قمع کیا جائے۔ جس طرح سے میرے فاضل ممبر نے کہا ہے کہ جسٹس شوکت صدیقی صاحب نے جس ہمت اور حوصلہ کا مظاہرہ کیا ہے ہم اس کی داد دیتے ہیں اور ہم یہی چاہتے ہیں کہ اسی قسم کے عدلیہ کے نمائندے ہونے چاہئیں۔ جو نہ صرف ملک بلکہ اسلام کی مشاہیر شخصیات کی عزت کا تحفظ کریں۔ شکریہ

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں محمود الرشید!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! یہ ایک انتہائی اہم اور حساس معاملہ ہے اور سچی بات یہ ہے کہ اہل ایمان کا تو ایمان ہی مکمل نہیں ہوتا جب تک ہم دیگر انبیاء کرام پر ایمان نہ لے کر آئیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جیسے ڈاکٹر سید وسیم اختر نے کہا ہے کہ یہ بین الاقوامی سطح پر ایک conspiracy ہے جو وقفے وقفے سے کبھی ڈنمارک کی طرف سے خاکے آجاتے ہیں، کبھی سلمان رشدی کی طرف سے کوئی بات آجاتی ہے۔ یہ مسلمانوں کے جذبات کے ساتھ کھیلنے سے ہمارے ایمان کو چیلنج کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہم بے عمل مسلمان ہیں لیکن ان تمام بے عملیوں کے باوجود شاید ہم سے بہت نماز نہیں پڑھتے ہوں گے، شاید سارے روزے بھی نہیں رکھتے ہوں گے اور شاید عملی زندگی کے اندر بے شمار اس طرح اور کوتاہیاں اور گناہ سرزد ہو جاتے ہیں لیکن جہاں پر آقا محمد کی ذات کا معاملہ آئے گا، قرآن مجید کی بات آئے گی اور مقدس ہستیوں کی بات آئے گی تو ہم میں سے کوئی فرد وہ کتنا بھی بے عمل مسلمان کیوں نہ ہو وہ پیچھے نہیں ہٹے گا۔ وہ اپنی گردن کٹوانے کو اپنے لئے اعزاز سمجھے گا تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ across the board پوری قوم اس وقت افسردہ ہے کہ یہ ہمارے ساتھ کیا ہوا؟ اس کا ایک پہلو یہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس شور شرابہ سے پہلے جب یہ بات ہو رہی تھی تو اس وقت ہمارے ادارے کہاں تھے؟ وزارت مذہبی امور کہاں تھی اور پیمرا کہاں تھا۔ یعنی اس بات کو

پھیلنے کی بجائے جونہی یہ بات منظر پر آئی تھی تو فوری طور پر ان اداروں کو حرکت میں آنا چاہئے تھا اور اگر حرکت میں آتے تو شاید یہ معاملہ اتنا نہ پھیلتا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ میری بہن خدیجہ عمر اور باقی سارا ایوان مبارکباد کا مستحق ہیں۔ اب ہم اس پر بالکل ایک قرارداد پاس کر کے چپ کر کے نہیں بیٹھیں گے۔ اس قرارداد کی منظوری کے بعد ہم اس کا follow up چاہئیں گے کہ ان افراد کو تلاش کیا جائے، تہہ تک پہنچا جائے کہ وہ کون سے لوگ ہیں اور کون سا گروہ ہے۔ وہ کن افراد کی ایماء پر کرتے ہیں وہ ملک کے اندر ہیں یا ملک سے باہر ہیں، وہ صیہونی طاقتیں ہیں یا وہ کون سی لابیاں ہیں جو اس طرح کی حرکتیں کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ انتہائی سنجیدہ معاملہ ہے اور لاء منسٹر صاحب بھی یہاں بیٹھے ہیں تو میں آپ کے توسط سے چاہوں گا کہ ہم قرارداد پر عملدرآمد کو یقینی بنائیں۔ اس میں جو افراد ملوث ہیں وہ بے نقاب ہوں۔ سچی بات یہ ہے کہ اگر ماضی کے اندر بھی ایسے افراد کو پکڑ کر نشان عبرت بنایا جاتا تو کوئی اس طرح کی جرأت نہ کرتا۔ جب یہ بات ہوتی ہے تو ہمارے جذبات اس وقت against ہوتے ہیں، ہم یہاں پر بات بھی کرتے ہیں اور قرارداد بھی پیش کرتے ہیں لیکن اس کے بعد جونہی معاملہ ٹھنڈا ہو جاتا ہے تو پھر دوبارہ چند مہینوں اور چند سالوں کے بعد یہ معاملہ اٹھ جاتا ہے تو میری آپ سے استدعا ہے کہ جو بھی لوگ ہیں، سنا ہے کہ ایجنسیوں نے کچھ لوگ interrogate کر لئے ہیں اور کچھ پکڑے گئے ہیں۔ ان کو پکڑنے کے بعد پوری قوم اور پوری دنیا دیکھے کہ توہین رسالت کے مرتکب افراد کے ساتھ کس طرح کا سلوک کیا جا سکتا ہے۔ انہیں نشان عبرت بنایا جائے تا کہ آئندہ کسی کو اس طرح کی جرأت حاصل نہ ہو۔

کی محمد سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! جن معزز ممبران نے اس قرارداد پر گفتگو کی ہے اور لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی اس پر بات کی ہے تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ بات درست

ہے کہ ہمارا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہے جب تک ہم اپنے تمام عزیز ترین رشتوں سے بڑھ کر محبت اور عقیدت اپنے نبی حضرت محمدؐ سے نہ رکھیں۔ ٹھیک ہے کہ ایمان کے بعد کون بہتر مسلمان ہے اس کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ مختلف عبادات بھی ہیں اور اعمال بھی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ توفیق دے کہ ہم بہتر سے بہتر مسلمان بننے کی کوشش بھی کریں اور اللہ تعالیٰ اس کی بھی توفیق دے لیکن اللہ کی کسی بھی بزرگ ہستی کے متعلق ایک ایسی گفتگو کرنا جو اس ہستی سے عقیدت رکھنے والوں کے لئے ناقابل برداشت ہو اور یہ کہ ایک ایسی ہستی جو ہمارے ایمان کے مطابق تمام برگزیدہ ہستیوں کی سردار ہے اور ان سے کروڑوں اور اربوں لوگوں کی عقیدت منسلک ہے۔ اس ہستی سے متعلق ایسی نازیبا گفتگو کرنا جو اربوں لوگوں پر ایک ایسے اثرات مرتب کرے، ان کے دلوں کو ضرب پہنچائے یہ ایک فتنہ ہے اور یہ فساد فی الارض ہے جس کا ذکر قرآن پاک میں بھی ہے۔ وہ فرد جو دنیا اور زمین پر فتنہ فساد فی الارض برپا کرے تو اس کی سزا بالکل موت ہے۔

جناب سپیکر! اس میں، میں سمجھتا ہوں کہ وہ بعض لوگ جو سمجھتے ہیں کہ ہم بڑی advance سوچ رکھتے ہیں۔ انہیں اس بات کو ان معنوں میں نہیں لینا چاہئے۔ یہ کوئی رجعت پسندی کی بات نہیں ہے اور نہ ہی اس قسم کی کوئی مذہب سے یا بنیاد پرستی کی چیز ہے۔ جو بھی فرد دنیا پر فساد فی الارض برپا کرے اور فتنہ پھیلا تو ایسے فرد کے لئے تمام دنیا کے مذہب اور دنیا کے قوانین میں بھی اس کی سزا کسی جگہ پر موت سے کم نہیں ہے اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ (295(C کی اس انداز میں مخالفت ہے وہ مناسب نہیں ہے۔

جناب سپیکر! محترم خلیل طاہر سندھو نے جو بات کی ہے یقیناً اگر یہ اس بات کو چاہیں کہ باقی بھی جو نبی ہیں جن کے اوپر ہمارا ایمان ہے، قرآن پاک ہمیں یہ بتاتا ہے کہ اس وقت تک ہمارا ایمان مکمل نہیں ہوتا جب تک کہ ہم تمام جو آسمانی کتابیں ہیں اور جو اللہ کے بھیجے ہوئے نبی ہیں ان کی نبوت کے اوپر ایمان نہیں لاتے تو جس نبی کی نبوت کے اوپر میرا ایمان ہے اس کے متعلق اگر کوئی بھی فرد ایسی گفتگو کرتا ہے تو یقیناً میں سمجھتا ہوں کہ وہ بالکل موت کا ہی حقدار ہے اور (295(c میں اگر کوئی اس قسم کی چیز شامل نہیں ہے تو اس کو شامل کیا جا سکتا ہے تاکہ اس قسم کا کوئی پراپیگنڈہ نہ ہو۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر یہ بات رکھنی چاہوں گا کہ آج ٹھیک ہے، ہوتا ایسے ہی ہے کہ ایک قرارداد پاس ہو جاتی ہے، اس کے اوپر اظہار خیال ہو جاتا ہے، اگر لیڈر آف دی اپوزیشن بھی اس تجویز کو approve کریں تو آج میں سمجھتا ہوں کہ جتنی بھی ہم کمیٹیز بناتے ہیں اور ان کے ذمہ یہ بات لگاتے

ہیں کہ یہ سوال ہے، یہ قرارداد ہے، یہ فلاں چیز ہے آپ اس کے اوپر عمل کریں یا عمل کروائیں، میں سمجھتا ہوں کہ اس سے بڑھ کر کوئی اور قرارداد نہیں ہے، کوئی اور کام نہیں ہے کہ جو کمیٹی ہے اگر وہ کرے تو وہ اس دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی سرخرو ہوگی۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ نہ صرف اپنے لئے بلکہ اس پورے ایوان کے لئے کیونکہ اس ایوان کی approval سے ہی اس کمیٹی کو یہ کام سونپا جائے گا تو میری یہ تجویز ہے کہ آپ اس پر ایک کمیٹی تشکیل دیں، اس کمیٹی میں جو ہمارے مذہبی لحاظ سے ایسے ممبران ہیں جو کہ یقیناً اس بارے میں ہم سے بہتر طور پر مذہب سے واقفیت رکھتے ہیں ان لوگوں کو بھی لیں اور خاص طور پر آئی ٹی سے متعلقہ ہمارے کوئی پروفیشنلز ہیں، جن کا علم ہے، قانون سے متعلقہ جن کو سمجھ ہے، ایسے ممبرز کی آپ آٹھ، دس یا بارہ لوگوں کی ایک کمیٹی بنائیں، وہ کمیٹی ہر سیشن میں بیٹھے، وہ بیٹھ کر نہ صرف اس پر ہونے والی جو کارروائی ہے اس کو دیکھے کہ جس جس level کے اوپر بھی، جو جو ڈیپارٹمنٹ بھی اس بارے میں جو کام کر رہا ہے اس کو وہ مانیٹر بھی کرے، oversight بھی کرے، suggest بھی کرے اور وہ اپنے means سامنے لائے کہ جن کے اوپر پنجاب گورنمنٹ عمل کر سکتی ہے تو پنجاب گورنمنٹ کرے، وفاقی حکومت کر سکتی ہے تو ہم ان کو recommend کریں تاکہ اس سوشل میڈیا کے ذریعہ سے جو خرابیاں معاشرے میں inject کی جا رہی ہیں ان کو نہ صرف اس حوالے سے بلکہ دیگر حوالوں سے بھی جو ہماری دوسری مذہبی اقدار ہیں، ہماری دوسری علاقائی اقدار ہیں ان کو بھی جس طرح سے injure کیا جا رہا ہے اس کی بھی روک تھام کرے۔ یہ کمیٹی ہر سیشن میں اپنی رپورٹ اس ایوان میں پیش کرے کہ انہوں نے ایک سیشن سے لے کر دوسرے سیشن تک اس بارے میں کیا کیا ہے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک ہمارا ایسا قدم ہوگا کہ جو آج اس قرارداد کے ذریعہ یا آج جو ہم نے اظہار خیال کیا ہے اس کے ذریعہ جو ہمارے جذبات ہیں اور یقیناً یہ جذبات ہمارے from the core of our hearts ہیں، یہ کوئی وقتی بات نہیں ہے تو اسی انداز سے ہم اپنے ان جذبات کو اور اپنے اس عمل کو اللہ تعالیٰ کے ہاں بھی قابل قبول کر سکتے ہیں اور اس معاملے میں بہتری بھی لا سکتے ہیں۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: رانا صاحب! اس پر آج ہی ہم انشاء اللہ ایک کمیٹی بنا دیتے ہیں۔ میرے خیال میں کافی تفصیل سے بات ہو گئی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! اس حوالے سے میں بھی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! تشریف رکھیں، آپ سب تشریف رکھیں۔ میرے خیال میں لاء منسٹر صاحب نے بھی اور لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی کافی تفصیل سے بات کر لی ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! میں صرف ایک دو منٹ اس پر بات کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! آپ بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! وقاص صاحب کا بھی نام ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔ میں اس کو دیکھتا ہوں کہ کمیٹی میں کس کو شامل کرنا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ بھی بتانا چاہوں گی کہ سینیٹ میں بھی کامل علی آغا صاحب نے اپنی لیڈر شپ کے حکم کے اوپر یہ قرارداد وہاں پر پیش کی تھی جو کہ منظور ہوئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ! یہ آپ کی طرف سے پیش کی گئی ہے بلکہ یہ ساری قرارداد متفقہ ہے۔

میاں محمد اسلم اقبال: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ ایک دو تجاویز کے حوالے سے میں بات کرنا چاہوں گا۔ سب سے پہلے تو یہ ہے کہ جو قرارداد پیش کی گئی ہے اور نبی پاک کے حوالے سے جو ہم یہاں پر بات چیت کر رہے ہیں تاکہ بہتر انداز میں ان چیزوں کو ensure کریں کہ آئندہ کوئی بھی شخص یا کوئی بھی بے راہ روی کا شکار جو فرد ہے وہ آپ کی شان میں کوئی گستاخی نہ کر سکے۔ اس حوالے سے ہمیں یہ دیکھنا چاہئے کہ قرآن پاک میں بھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد اگر میں آپ کو پیدا نہ کرتا تو دنیا میں، میں کوئی چیز بھی پیدا نہ کرتا، اتنی محبت کا اظہار اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی پاک سے فرمایا ہے۔

جناب سپیکر! تمام انبیاء کرام کے بارے میں، تمام الہامی کتابوں کے بارے میں جس طرح دوستوں نے بات کی ہے ہمارا ایمان مکمل ہی نہیں ہوتا، کوئی ایک بندہ کہے کہ میں فلاں نبی کے اوپر ایمان نہیں لاتا تو اس کا ایمان ہی مکمل نہیں ہے، یہاں تک کہا گیا ہے تو آپ کی جو شان ہے وہ اللہ تعالیٰ نے جو آخری کتاب ہے اس کے اندر بیان فرما دی ہے اور اس کے اندر تمام چیزیں، اللہ تعالیٰ نے تو آپ کے چادر اوڑھنے کو بھی ایک مقام فرما دیا، آپ کے اٹھنے، بیٹھنے، سونے اور لیٹنے غرضیکہ ہر چیز کو اتنا مقبول فرما دیا کہ اس کی کوئی مثال ہی نہیں ہے، کئی الہامی کتابوں کے اندر، اس قرآن پاک کے اندر اللہ تعالیٰ نے جو فرما دیا ہے۔

جناب سپیکر! اب بات آ جاتی ہے کہ جس طرح لاء منسٹر صاحب نے فرمایا ہے، میری گزارش ہو گی کہ بالکل ایک کمیٹی بنی چاہئے، اس کمیٹی کے اندر جو ہمارا آئی ٹی پنجاب کا پورا ایک ڈیپارٹمنٹ ہے اس کو اور جو فیڈرل level کے اوپر جو آئی ٹی کا ڈیپارٹمنٹ ہے اس کو شامل کیا جائے۔ ادھر سے ہمارے کچھ ممبرز جو بہتر طور پر اپنے اسلامک نظریات کی تشریح کر سکتے ہیں ان کو اس کمیٹی میں ڈال کر بہتر انداز میں دیکھا جائے اور فیڈرل level کے اوپر آئی ٹی کی جو منسٹری ہے اس کے ساتھ take up کیا جائے کہ جس طرح سعودی عرب اور دوسرے جو اسلامی ممالک ہیں ان کے ہاں اس طرح کا مواد پہلے ہی deduct کر لیا جاتا ہے، پہلے ہی اس کو فلٹر کر لیا جاتا ہے، پہلے ہی اس کو pursue کر لیا جاتا ہے اور جو کرنے والا ہوتا ہے اس کو پہلے سے ہی ایک ہی message کے اوپر پکڑ لیا جاتا ہے اور اس کو سزا دی جاتی ہے۔ اس طرح کا کوئی میکنزم بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ اب انفارمیشن ٹیکنالوجی کا دور ہے، اب تو ہر چیز کہاں سے نکلی ہے اور کہاں تک پہنچی ہے، میرا خیال ہے کہ ہر چیز کا چند سیکنڈ کے اندر پتا چل جاتا ہے کہ کس بندے نے کس جگہ سے اس کو شروع کیا تھا اور جو code ہے یا کہاں سے یہ شروع ہوئی ہے۔ میری گزارش ہو گی کہ جو پنجاب آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ ہے، جو فیڈرل آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ ہے، ان دونوں آئی ٹی ڈیپارٹمنٹس کے ساتھ جنہوں نے اس کو پورے ملک کے اندر implement کرنا ہے ہماری ان تجاویز کو ان کے ساتھ بیٹھ کر share کیا جائے، اس میں ممبران اسمبلی کو ضرور رکھا جائے تاکہ ان کی مثبت تجاویز کو بہتر انداز میں implement کیا جائے تاکہ آئندہ کسی کو یہ جرأت ہی نہ ہو۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: آج انشاء اللہ ایک کمیٹی بناتے ہیں۔ جی، حاجی عمر فاروق!

حاجی ملک عمر فاروق: جناب سپیکر! آپ کا شکریہ کہ آپ نے وقت دیا۔ میں اپنی بہن کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں۔ اللہ کرے اس کی آخرت میں بخشش کا یہ ذریعہ بن جائے اور ہم سب کی بخشش کا ذریعہ بنے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ کہوں گا کہ جس نبی کریم کی ذات کے حوالے سے بات کی تو وہ ایسی ہستی ہے کہ جنہیں خاتم النبیین آخری نبی کے ساتھ ساتھ رحمت العالمین بھی کہا گیا، رحمت العالمین پوری کائنات کے لئے رحمت کا باعث ہیں، اس میں کسی مذہب، کسی فرقے، کسی نسل، کسی ذات، کسی ملک کی تمیز نہیں، پورے عالم کے لئے ہیں اور میں ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے پورے دعوے سے کہتا ہوں کہ میرے نبی کی تعلیم میں کسی جگہ بھی ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش پیغمبر کے تمام

عقائد، نظریات اور تعلیم کی کسی جگہ بھی تضحیک نہیں ملے گی اور یہی وجہ ہے کہ آدم سے لے کر خاتم النبیین تک ہم ایمان رکھتے ہیں اور سارے اس کی تائید کر رہے ہیں۔ اس قسم کے اقدام بعض دفعہ چونکہ میری بہن نے اپنی تحریک میں ایک لفظ لکھا ہے کہ پاکستان کا مطلب کیا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" پاکستان کی نظریاتی بنیاد ہے، اس پاکستان کی بنیاد کو بعض دفعہ پاکستان کی دشمن قوتیں چیک کرتی ہیں کہ آج بھی یہ پاکستانی اس بنیاد پر کھڑا ہے کہ نہیں۔

جناب سپیکر! نمبر 2 دنیا مختلف سازشوں، این جی اوز، مختلف اداروں، افراد اور وسائل کے ذریعے بحیثیت مسلمان ہمیں ٹیسٹ کرتی ہے کہ ان کا ایمان کہاں ہے۔

جناب سپیکر! میں اپوزیشن لیڈر صاحب کی بات کی تعریف کرتا ہوں، ہم میں ہزار کمزوریاں ہوں گی لیکن اس میں کوئی دو رائے نہیں کہ ہم اس act پر اپنی اولادیں قربان کرنے کے لئے تیار ہیں۔ جب صحابہ کرام نے اللہ کے حبیب کو مخاطب کیا کہ اے اللہ کے حبیب میرے ماں باپ آپ پر قربان تو میں سمجھتا ہوں کہ جس ہستی پر ماں باپ قربان، اولاد قربان تو ہم اسے کسی مصلحت، سیاسی پارٹی بازی یا مسلک کی نذر نہیں ہونے دیں گے۔ اس ایوان نے اس issue کو جس طرح متفقہ طور پر لیا میں اس ایوان کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ہم اسے صرف اور صرف اپنے ایمان کا حصہ سمجھتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں سندھو صاحب کو بھی خراج تحسین پیش کرتا ہوں کہ انہوں نے مینارٹی کی طرف سے کھڑے ہو کر جس کھلے انداز سے کہا کہ یہ مسلمانوں کی غیرت کا مسئلہ نہیں بلکہ یہ اقلیت کی بھی غیرت کا مسئلہ ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں آخر میں گزارش کرتا ہوں کہ اسے بڑے serious طریقے سے روکنے کے لئے لاء منسٹر صاحب کی تجویز سے اتفاق ہے کہ کمیٹی بننی چاہئے لیکن میری ایک اضافی تجویز ہے کہ نہ صرف انبیا کرام، صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کے خلاف بلکہ تمام مذہبی منافرت پھیلانے کے لئے سوشل میڈیا پر جو کام کیا جاتا ہے اسے روکنے کے لئے اقدامات کریں۔ انبیاء پر تو کوئی دو رائے ہی نہیں اس پر تو کسی مفتی کسی عالم کسی ادارے سے اجازت لینے کی ضرورت ہی نہیں ہے یہ تو طے شدہ ہے لیکن ان سے ہٹ کر بھی اس قسم کی مذہبی منافرت اور فساد پھیلانے والا جو مواد show کیا جاتا ہے اس کا PEMRA یا IT کے جو بھی متعلقہ صاحب اختیار ادارے ہیں وہ فوری طور پر روکیں۔ آپ کے پاس فیڈرل سطح پر ایک ایسا ادارہ موجود ہے جس میں تمام مسالک کے لوگ بھی موجود ہیں جسے اسلامی نظریاتی کونسل کہتے ہیں تو کیوں نہ ایسا مواد سوشل میڈیا پر آنے سے پہلے ان سے اجازت لے لی جائے کہ کسی مسلک کا بھی کوئی

معاملہ ہو جو معاشرے میں فساد کا باعث نہ بنے اس کو بے شک سوشل میڈیا پر allow کریں لیکن ایسے تمام acts جو فساد کا باعث بنیں ان کو روکنے کے لئے سخت سے سخت قوانین اور اقدامات ہوں اور ان پر عمل ہو اور ان کو نشان عبرت بنایا جائے تاکہ وقتاً فوقتاً اس قسم کے act کر کے ہمارے ایمان کے جو test کرتے ہیں انہیں آئندہ روکا جا سکے۔ میں آخر میں یہی کہوں گا کہ "بعد از خدا تو ہی قصہ مختصر"۔ بہت مہربانی۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں نے ایک تصحیح کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں رفیق صاحب!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میں نے آپ کو دیکھا ہے۔ آپ ابھی بیٹھیں، چنیوٹی صاحب! آپ بات کر چکے ہیں۔ جی، میاں صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! بے حد شکریہ کہ آپ نے مجھے floor عنایت فرمایا ہے۔ میری چند گزارشات ہیں، میں نے کوئی وعظ کرنا ہے اور نہ ہی میں واعظ ہوں۔ جو قرارداد پیش کی گئی ہے کوئی بھی اس کی مخالفت کا ہرگز سوچ بھی نہیں سکتا اور بھرپور حمایت کرتے ہیں۔ اس کے بعد میری دوسری بات یہ ہوگی کہ نبی کریم جن کے لئے یہ قرارداد آئی ہے آپ نے کتنی جدوجہد کے بعد اسلامی ریاست قائم کی اور اسلامی انقلاب لائے۔

جناب سپیکر! میں قرارداد کی بھرپور حمایت میں ہوں لیکن میں دوسرا پہلو دکھانا چاہتا ہوں وہ اسلامی انقلاب ہے۔ آپ کا لایا ہوا اسلامی انقلاب جس کے بارے میں آج ہم سب ایمان کی باتیں کرتے ہیں، جذبات کی باتیں کرتے ہیں، عبادات کی باتیں کرتے ہیں لیکن معاملات کو چھوڑ دیا ہے اس پر میں چالیس پچاس سال پہلے کی ایک رپورٹ آپ کے سامنے اور آپ کے توسط سے اس معزز ایوان کے سامنے رکھنا چاہتا ہوں کہ میں نے چالیس پچاس سال پہلے مصر کی الازہر یونیورسٹی کی ایک رپورٹ پڑھی ہے کہ اس یونیورسٹی کے مفکر اور reformers نے تصدیق اور ریسرچ کرنے کی غرض سے مختلف یورپی اور اسلامی ممالک میں travel کیا۔ جب وہ واپس آئے تو انہوں نے یہ رپورٹ پیش کی کہ ہم برطانیہ گئے، فرانس گئے، جرمنی گئے امریکہ گئے فلاں فلاں ملک گئے جو بھی ترقی یافتہ ممالک ہیں وہاں گئے تو وہاں پر

ہم نے اسلام دیکھا مسلمان نہیں دیکھے۔ پھر انہوں نے یہ بھی رپورٹ دی کہ ہم مسلمان ممالک میں بھی گئے وہاں پر ہم نے مسلمان دیکھے لیکن اسلام نہیں دیکھا۔

جناب سپیکر! میں یہ نشاندہی کرنا چاہوں گا کہ اسلامی انقلاب کو مکمل طور پر پیش کیا جائے۔ محض جذبات کے ساتھ نہ کھیلا جائے۔ جب تک ہم ان معاملات کو اپنی زندگی کا حصہ نہیں بناتے تو ہمارے نبی کا انقلاب مکمل نہیں ہوتا۔ میں ایک شعر عرض کرتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مولانا حالی کا شعر سن لیجئے جس نے یہ کہا تھا کہ:

درد دل کے واسطے پیدا کیا انسان کو
ورنہ اطاعت کے لئے کچھ کم نہ تھے کروبیاں

بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ چودھری محمد اقبال!

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! میں بڑی مختصر سی گزارشات پیش کرنا چاہوں گا۔ میں سب سے پہلے تو اس مقدس ایوان کے تمام فاضل ممبران کو خراج عقیدت پیش کرتا ہوں کہ جن جذبات کا بینا رٹیز نے، اپوزیشن نے اور حکومتی بنچز نے اظہار کیا ہے یہ نہایت ہی قابل قدر ہے۔ میری مختصر گزارش یہ ہے کہ واقعی ہمارے ایک فاضل دوست نے جو بات کی ہے کہ ہمیں tester لگا کر دیکھا جاتا ہے کہ مسلمانوں میں جان کتنی ہے۔ اس میں سب سے زیادہ خرابی یہ پیدا ہوئی ہے کہ ہمارے اندر کا جو چور ہے ہم اسے پکڑتے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر! میں خاص طور پر لاء منسٹر صاحب کی توجہ دلاؤں گا کہ ہمارے اندر کا جو چور ہے جو مسلمان کے روپ کے اندر اس سازش کو آگے بڑھانے میں ہمارے ملک کے اندر کام کر رہا ہے ہم اسے گردن سے کیوں نہیں پکڑتے اور اس کی وجہ کیا ہے؟ اس کے لئے وفاقی حکومت بھی ہماری ہے اسے بھی on board لیں اور آپ سارے بھی مل کر کم از کم یہ تو کام کریں کہ ہمارے اندر کا جو چور اس سازش کو آگے بڑھا رہا ہے اور اس ملک کے اندر کام کر رہا ہے سب سے پہلے اس کی گردن دبوچی جائے تاکہ پتا چلے کہ یہاں پر رسول اکرم کے متوالے آپ سے محبت کرتے ہیں اس لئے اپنے اندر کے چور کو پکڑیں۔ یہ کہ

مغرب والے کر رہے ہیں ان کو تو تب روکیں گے جب ہمارا اندر صاف ہو لہٰذا میری مودبانہ گزارش ہے اس پر بھی کام کیا جائے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ جناب عارف عباسی!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: جناب سپیکر! خواتین کو بھی بات کرنے کا موقع دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! میں آپ کو ٹائم دیتا ہوں۔

جناب محمد عارف عباسی: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ جناب سپیکر! نبی پاک جس کے لئے دو جہان بنے جو پوری دنیا کے لئے رحمت العالمین ہیں ان کے ناموس رسالت کی حفاظت تمام مسلمانوں کا سب سے بڑا فرض ہے۔ خدانخواستہ لبرل ازم کے نام پر یا آزادی رائے کے نام پر حضور پاک کی شان میں گستاخی کرنے کی ناپاک جسارت کی جائے اور پھر ایک مسلمان ملک جہاں 97 فیصد مسلمان رہتے ہیں۔ ہمارے سیاسی مفادات مختلف ہو سکتے ہیں، ہمارے نظریات مختلف ہو سکتے ہیں لیکن ایک چیز جو سب پر مقدم ہے لاالہ الااللہ محمد رسول اللہ جس کلمے کے نام پر یہ ملک بنا اس پر ہمارا کہیں بھی کوئی اختلاف نہیں ہے۔ اب مسئلہ کیا ہے کہ آئے دن ہر سال ہمیں اس اذیت سے گزرنا پڑتا ہے، ہمیں سننا پڑتا ہے کہ یہ ناپاک جسارت ہوئی اور پاکستان میں ہوئی۔ C-295 آئین پاکستان کا حصہ ہے اور اسے پورا پاکستان مانتا ہے، قومی اسمبلی اور سینیٹ نے اسے منظور کیا ہوا ہے۔ اگر C-295 کی روح کے مطابق اس پر عملدرآمد ہوتا اور اسے صرف ہتھیار کے طور پر استعمال نہ کیا جاتا۔

جناب سپیکر! ایک، دو، تین دفعہ C-295 پر عملدرآمد ہوتا تو میں کہتا ہوں کہ یہ لعنت اور لعنتی جسارت نہ ہوتی جس کا سُننا بھی میرے لئے عذاب ہے۔ جب ہم سُنتے ہیں کہ کوئی ایسی ناپاک جسارت ہوئی ہے تو ہمارے جسم میں آگ لگ جاتی ہے۔ یہ کوئی سیاسی بات نہیں بلکہ حقیقت ہے لیکن کیا بات ہے کہ یہ گھناؤنا کام ختم نہیں ہو رہا؟ یہ کام آئے دن ہو رہا ہے۔ اب جن لوگوں کو پکڑا گیا ہے ان کی حمایت میں کچھ لوگ اُٹھے اور وہ میڈیا میں آئے ہیں۔ وہ لبرل ازل اور آزادی رائے کے نام پر بات کر رہے ہیں۔ ہر قسم کی آزادی ہے لیکن دنیا کے کسی قانون، کسی مذہب میں رسول کی شان میں گستاخی کی اجازت نہیں ہے۔ ایک عورت نے جسٹس شوکت عزیز صدیقی صاحب کے بارے میں کہا ہے کہ اس کو تو مسجد کا مولوی ہونا چاہئے۔ اس عورت کو ہمارے لوگ اپنے سروں پر بٹھاتے ہیں۔ وہ عورت ہر ایسے مسئلے میں آگے آگے ہوتی ہے اور میں اس ایوان میں اس عورت کی پُرزور مذمت کرتا ہوں کیونکہ یہ

ہمارے مذہب اور ہمارے مذہبی جذبات سے کھیلتی ہے۔ جسٹس شوکت عزیز صدیقی کے بارے میں ایسے الفاظ کہنے کا اس کو کوئی حق نہیں اور میں اس کی پُرزور مذمت کرتا ہوں۔ میں اللہ تبارک تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس مقدس ایوان نے آج ایک اہم کام کیا ہے اور ہم سب کو اس کی پیروی کرنی چاہئے۔ وہ لوگ جو اس قسم کی ناپاک جسارت کرنے والوں کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں ہمیں ان کو sort out کرنا چاہئے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: بڑی مہربانی۔ اب سردار وقاص حسن موکل صاحب بات کریں گے۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! میں اپنی بات کا آغاز ان الفاظ سے کروں گا کہ میں مسلمان اور عاشق رسول ہوں۔ حکم ہے کہ اگر کوئی ظلم ہوتا دیکھو تو اس کو روکو، اگر روکنے کی ہمت نہ ہو تو اس کے متعلق بات کرو اور اگر بات کرنے کی بھی ہمت نہ ہو تو دل میں اس چیز کو بُرا سمجھو۔ اس وقت اس ایوان میں جو بات ہو رہی ہے وہ ظلم اور نہ ہی بے انصافی ہے بلکہ وہ توہین رسالت ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ بطور مسلمان مجھ پر یہ لازم ہے کہ تحفظ ناموس رسالت کے لئے اگر مجھے اپنی جان کا نذرانہ بھی دینا پڑے تو میں دوں۔ میں حکومت اور وزیر قانون کی اس بات کا خیر مقدم کرتا ہوں کہ انہوں نے اس بات کو ایک بہتر سمت میں آگے بڑھایا ہے اور اس بابت ایک کمیٹی تشکیل دی ہے۔

جناب سپیکر! جب تک ہم اس بارے میں proper طریقے سے کوئی جامع پالیسی یا قانون نہیں بناتے اور اس پر عملدرآمد نہیں کرتے اس وقت تک یہ گھناؤنا عمل ہوتا رہے گا۔ آپ دیکھیں کہ مغرب کے کتنے دوغلے اور double standards ہیں۔ Holocaust, Nazi's، ہٹلر اور یہودیوں کے بارے میں پوری دنیا میں کہیں پر بھی اگر کوئی بات ہو تو وہ اس کی ہر سطح پر مزاحمت کرتے ہیں اور اس کے تدارک کے لئے اپنی افواج بھجوا دیتے ہیں۔ کیا ہم اتنے کمزور ہیں، کیا ہمارے اندر اتنا بھی ایمان نہیں کہ ہمارے ملک، دارالحکومت اور شہروں میں رسول اکرم کی شان اقدس میں گستاخی ہو رہی ہے اور ہم اس پر صرف باتیں کر رہے ہیں؟ یہ صرف اور صرف ہماری اپنی کمزوری ہے۔ وہ لوگ پہلے یہ گستاخی کرتے ہیں اور اس کے بعد مظلوم بن جاتے ہیں۔ وہ صرف اس وجہ سے مظلوم بن جاتے ہیں کیونکہ ہماری طرف سے اس کی صحیح طرح سے پیروی نہیں ہوتی اور ہمارا موقف کبھی ان کے سامنے آتا ہی نہیں۔ وہ آکر یہ کہتے ہیں کہ ہم تو freedom of speech اور اپنے بنیادی انسانی وسائل کے تحت یہ بات کر رہے

تھے۔ بھئی! کسی انسان کی تضحیک کرنا الگ بات ہے لیکن ایک نبی، انبیائے کرام، دین اور مذہب کی تضحیک کسی طرح بھی گوارا نہیں ہے اگر ان کو اپنے مذہب کی تضحیک گوارا نہیں تو ہم کو کیسے ہو گی؟ چونکہ تمام باتیں پہلے ہو چکی ہیں اس لئے اب میرا مؤقف صرف یہی ہو گا کہ ہمارے اُوپر بطور مسلمان یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ہم اس چیز کو proper طریقے سے روکیں۔ صرف یوٹیوب بند کر دینا مسئلے کا حل نہیں ہے۔ ہم کبوتر کی طرح آنکھیں بند نہ کریں۔ اس کو proactively کرنا ہو گا۔ فیس بک، ٹویٹر اور باقی تمام سوشل میڈیا کے گروپس نے باقاعدہ پالیسی بنائی ہوئی ہے کہ اگر کسی چیز کے بارے میں آپ سمجھتے ہیں کہ یہ مناسب نہیں ہے تو آپ اس کو tagged کریں تو متعلقہ کمپنی اس کے اُوپر خود ایکشن لے گی۔ میرا مقصد صرف یہ ہے کہ ہم اس کا تدارک proper طریقے سے کریں۔ ہم اس چیز کو ثابت کریں کہ بطور مسلمان ہمارے لئے یہ چیز قابل قبول نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب ڈاکٹر فرزانہ نذیر صاحبہ بات کریں گی۔ جی، ڈاکٹر صاحبہ!

ڈاکٹر فرزانہ نذیر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ حضرت محمدؐ پر لاکھوں درود و سلام۔

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

جناب سپیکر! میرا دل خون کے آنسو رو رہا ہے۔ ایک گھناؤنی سازش کے تحت مسلمانوں کے دل و دماغ کو مجروح کیا جا رہا ہے۔ نبی پاکؐ کے لئے کائنات تشکیل دی گئی اور آپؐ کا نور مبارک حضرت آدم علیہ السلام کے نور سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے بنا دیا تھا۔ کسی مسلمان کا دین اُس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک نبی پاکؐ کی ذات اس کے لئے اپنے بچوں اور والدین سے زیادہ مقدم نہ ہو۔ یہ گھٹیا سازش پچھلے سال بھی کی گئی تھی جب ہم نے ہائیکورٹ کے آگے ریلی نکالی تھی اور مطالبہ کیا تھا کہ گستاخ رسولؐ کو پھانسی دو۔ اس بارے میں کوئی قانون سازی ہوئی ہے اور نہ ہی پیمرا کو پابند کیا گیا ہے۔ ایک ارب سے زیادہ مسلمان ہیں۔ شرم کا مقام ہے کہ ہم اپنے نبی پاکؐ کے بارے میں اس طرح کی باتیں سُن کر بھی زندہ ہیں۔ کیا ہم غازی علم دین شہید کا کردار بھول گئے ہیں؟ اس وقت ایک ہندو نے نبی پاکؐ کی شان میں گستاخی کی جسارت کی تھی اور غازی علم دین شہید نے اسے قتل کر دیا تھا۔ وہ مسلمان نہیں جو بے غیرت بن کر بیٹھا رہے۔ حضرت عمر فاروقؓ کے سامنے ایک غیر مسلم نے نبی پاکؐ کی شان میں

گستاخی کی تو آپؐ نے اسی وقت اپنی تلوار سے اس شخص کی گردن اُڑا دی تھی۔ یہ ملک پاکستان بھی ہمیں نبی پاک کی طرف سے خیرات میں ملا ہے۔ جب قائداعظم محمد علی جناحؒ انگلینڈ تشریف لے گئے تھے تو نبی پاک ان کے خواب میں آئے تھے اور انہوں نے کہا تھا کہ Mr Jinnah! The destination has been written in your luck. آپ ہندوستان جائیں، پاکستان بنے گا اور وہ مسلمانوں کے لئے ہوگا۔

جناب سپیکر! میری آپ سے گزارش ہے کہ اس حوالے سے قانون سازی کی جائے۔ تمام سکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں آپ کے خطبات اور ارشادات کو پڑھایا جائے۔ آپ نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر بھی انسانوں کے احترام کی ہدایت فرمائی تھی۔ اس حوالے سے باقاعدہ سیمینار منعقد ہونے چاہئیں تاکہ دنیا کو معلوم ہو سکے کہ ہمارے نبی کی تعلیمات کیا ہیں؟ عید میلادالنبی تو کوئی مناتا نہیں لیکن ویلنٹائن ڈے کے لئے پھول آ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! ہمیں جاگنا ہوگا۔ میری گزارش ہے کہ کل سب معزز ممبران نبی پاک کے لئے اسمبلی کے باہر احتجاج کریں تب ہی ہماری رُوح کو کچھ سکون ملے گا۔ نبی پاک پر لاکھوں درود و سلام۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحبہ! تشریف رکھیں۔ اب جناب ماجد ظہور بات کریں گے۔

جناب ماجد ظہور: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔

عمل کی میرے اساس کیا ہے، بجز ندامت کے پاس کیا ہے؟
رہے سلامت تمہاری نسبت میرا تو بس آسرا یہی ہے

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس دنیا اور اگلی دنیا میں اگر ہمارا کوئی آسرا ہے تو وہ نبی پاک کی ذات اقدس ہے کیونکہ وہ وجہ کائنات ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ اگر کوئی بے شرم اور بدتہذیب شخص آپ کی ذات کے بارے میں گستاخی والی بات کرتا ہے تو وہ اس شخص کی اپنی بدبختی ہے کیونکہ آپ ذکر بلند کرنے اور عظمت کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہوا ہے۔ جب کوئی ایسی بات ہوتی ہے تو یہ ہمارا امتحان ہوتا ہے کہ ہم ایمان کے کس درجہ پر ہیں؟ ہم عشق رسول کا دعویٰ کرتے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہمیں عشق رسول نصیب ہو، اللہ کرے کہ ہماری زندگیوں میں اور ہمارے اعمال سے عشق رسول نظر آئے اور اللہ کرے کہ ہم حقیقی مسلمان بنیں۔ علامہ محمد اقبالؒ نے کہا تھا کہ "یہ مسلمان ہیں

جنہیں دیکھ کے شرمائیں یہود" وزیر قانون بیٹھے ہیں تو میں ان سے اور اپنی حکومت سے گزارش کروں گا کہ اس کے اُوپر بڑی جامع اور مفصل گفتگو ہونی چاہئے، قانون سازی ہونی چاہئے اور کسی شخص یا ادارے کو اس چیز کی اجازت نہیں ملنی چاہئے کہ وہ نبی پاک کی حرمت پر کوئی سوال اُٹھائے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں ایسی ترقی کی ضرورت نہیں ہے۔ سوشل میڈیا چاہے وہ فیس بُک ہو، ٹویٹر ہو یا کوئی بھی چیز ہو اگر ہم اُس میں سے اس مواد کو filter نہیں کر سکتے تو اُس پر پابندی لگا دینی چاہئے۔ اُس پر پابندی کے حوالے سے ہمیں ہر اقدام اُٹھانا چاہئے اور اگر یہ اسمبلیاں بھی نبی پاک کی حُرمت کی حفاظت نہیں کر سکتے تو یہ اسمبلیاں بھی ختم ہو جانی چاہئیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر یہ دنیا والے آپ کی ذات اور آپ کی حُرمت کی حفاظت نہیں کر سکتے تو یہ دنیا بھی فنا ہو جانی چاہئے۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ جی، الحاج محمد الیاس چنیوٹی!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! حُرمتِ رسول کے حوالے سے بہت اچھی بحث ہو رہی ہے اور وزیر قانون و پارلیمانی امور رانا ثناء اللہ خان نے اس کو اور مضبوط کرنے کے لئے کمیٹی بنانے کا جو مشورہ دیا ہے اس پر یہ کمیٹی ضرور بننی چاہئے۔ کسی کی بات پر کوئی hit نہیں بلکہ میں ایک تصحیح کرنا چاہتا ہوں۔ میاں محمد اسلم اقبال نے نبی کے بارے میں بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا: لولاک لما خلقت الافلاک۔ یہ حدیث شریف کے الفاظ ہیں، قرآن مجید کے یہ الفاظ نہیں ہیں۔

حدیث شریف ہے: لولاک لما خلقت الافلاک "کہ اے محمد اگر آپ نہ ہوتے تو میں سارے افلاق کے نظام کو قائم نہ کرتا" تو یہ تصحیح کر لی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ تصحیح کر دی جائے۔ اب میں سوال put کرتا ہوں۔

> "پاکستان دنیا کا واحد ملک ہے جو لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ پاکستان کا آئین و قانون تمام انبیائے کرام علیہم السلام بالخصوص امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنھم، تمام مقدس شخصیات رحمہ اللہ، شعائر اسلام کے تحفظ کی ذمہ داری لیتا ہے۔ تعزیرات پاکستان کی دفعہ C-295 ان ہی مقدس شخصیات و شعائر اسلام کے تحفظ کے لئے قائم کی گئی جبکہ حالیہ دنوں میں کچھ ناعاقبت اندیش اس قانون کی دھجیاں بکھیرتے ہوئے

شعائر اسلام کی عموماً اور امام الانبیاء خاتم النبیین والمرسلین حضرت جناب محمد مصطفیٰ، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنھم کی خصوصاً توہین کرکے اپنے ناپاک عزائم کو فروغ دیتے ہوئے فسادات کی آگ کو بھڑکانے کی پوری کوشش میں مصروف ہیں اور امت مسلمہ کے ایمان پر رقیق حملے کرکے پاکستان میں نئے فسادات کو جنم دینے کے لئے کوشاں ہیں۔

ہمارا آئین اور قانون جہاں ہر قسم کی آزادی اظہار رائے کا حق دیتا ہے وہاں انبیاء کرام علیہم السلام، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنھم سمیت کسی بھی مقدس شخصیت کی توہین کی قطعاً اجازت نہیں دیتا جبکہ ہمارے قانون نافذ کرنے والے ادارے اور حکومتی مشینری ان بد بختوں کے خلاف کوئی قانونی کارروائی نہیں کر رہی۔ وقت کا تقاضا یہ ہے کہ جو بد بخت افراد اور ان کے سہولت کار سوشل میڈیا پر کسی بھی طریقے سے شان رسالت مآب، صحابہ کرام رضی اللہ عنھم، اہل بیت عظام رضی اللہ عنھم اور دیگر مقدس شخصیات، قرآنِ پاک جیسی مقدس کتاب کی توہین کے مرتکب ہو رہے ہیں ان کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی کرکے ان کے مرتکبین توہین رسالت مآب کے نام منظر عام پر لائے جائیں اور ان کو نشان عبرت بنایا جائے ورنہ ملک میں خانہ جنگی اور فساد فی الارض کے برپا ہونے کا شدید خطرہ ہے۔ نیز ہم حکومت کو متنبہ کرتے ہیں کہ اگر ان پیجز کو بند کرکے مکمل قانونی ضابطے پورے نہ کئے گئے تو اس کے نتیجے میں ہونے والے تمام معاملات کی ذمہ دار حکومت وقت ہوگی۔

صوبائی اسمبلی کا یہ ایوان وفاقی حکومت سے یہ مطالبہ کرتا ہے کہ اللہ عزوجل اور خاتم النبیین والمرسلین حضرت محمد مصطفیٰ کو راضی کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ایسے گستاخانہ افعال کو روکنے کے لئے متعلقہ محکمہ 295-C کے تحت ایسے افراد اور ان کے سہولت کاروں کو نشانِ عبرت بنائے اور سوشل میڈیا سمیت دیگر تمام ایسے ذرائع کے حوالے سے انفارمیشن ٹیکنالوجی پر ایک سخت مانیٹرنگ سسٹم قائم کرے اور سوشل میڈیا پر تمام لنک اور پیجز فوری طور پر بلاک کئے جائیں اور مرتکبین کے خلاف مثالی کارروائی کرتے ہوئے ملک کے امن اور اسلامیان پاکستان کو ایسی غیر مذہبی اور

غیر قانونی سرگرمیوں سے محفوظ رکھا جائے اور ان کو ایسی سزا دی جائے کہ آئندہ کوئی ایسی ناپاک حرکت کی جرأت نہ کر سکے۔"

(قرارداد متفقہ طور پر منظور ہوئی)

(نعرہ ہائے تحسین)

زیرو آور نوٹس

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اب ہم زیرو آور نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا زیرو آور نوٹس چودھری غلام مرتضیٰ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آور نوٹس کو disposed of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آور نوٹس نمبر 183 میاں طارق محمود کا ہے۔ جی، میاں صاحب!

میجر (ریٹائرڈ) جمیل شہید روڈ داروغہ والا لاہور پر تجاوزات کی بھرمار

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری اور اہم نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ میجر (ریٹائرڈ) جمیل شہید روڈ، داروغہ والا، لاہور پر اناتانگہ سٹینڈ پر لوگوں نے دونوں اطراف ناجائز قبضہ کر کے سڑک روک رکھی ہے جس وجہ سے ہر وقت ٹریفک بلاک رہتی ہے۔ سڑک پر مٹھائی والے اور دودھ فروش ناجائز قابض ہیں۔ متعلقہ محکمہ کوئی action نہیں لے رہا لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آور نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! ناجائز تجاوزات پر rule of law کی اشد ضرورت ہے جس طرف بھی جائیں تجاوزات کی بھرمار ہوتی ہے اور اس علاقے میں بھی یہی صورتحال ہے۔ آپ کی وساطت سے محکمہ سے میری گزارش ہو گی کہ اس کے اوپر فوری طور پر عملدرآمد کر کے اس بارے میں ایوان کو آگاہ کیا جائے۔

(اذانِ ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آور نوٹس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ جی، غلام مرتضیٰ صاحب! آپ آ گئے ہیں میں نے آپ کے زیرو آور نوٹس کو پہلے dispose of کر دیا تھا لیکن آپ

تشریف لے آئے ہیں۔ یہ زیرو آرنوٹس 31-01-2017 کو move ہو چکا ہے تو اسی اجلاس میں اس زیرو آرنوٹس کا جواب منگواتے ہیں۔ اگلا زیرو آرنوٹس نمبر 184 جناب احمد خان بھچر۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے اگلا زیرو آرنوٹس نمبر 185 ڈاکٹر صلاح الدین خان۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آرنوٹس نمبر 186 جناب احمد شاہ کھگہ کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس زیرو آرنوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آرنوٹس نمبر 187 محترمہ شُنیلا رُوت کا ہے۔ جی، محترمہ!

حکومت پنجاب کی طرف سے اقلیتی شہریوں کو کرسمس پر دیا جانے والا گفٹ بروقت دینے کا مطالبہ

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے فوری نوعیت کے معاملے کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ حکومت ہر سال پنجاب میں تقریباً چھ ہزار مستحق افراد کو کرسمس گفٹ پانچ ہزار روپے فی کس امداد دیتی ہے لیکن لاہور کے اقلیتی شہریوں کو ابھی تک یہ رقم نہیں دی گئی جبکہ کرسمس کے بعد ایسٹر کا تہوار بھی آنے والا ہے لہٰذا مجھے اس مسئلے پر زیرو آرنوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ شُنیلا رُوت: جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ ہر سال پانچ ہزار روپے فی کس اقلیتی لوگوں کو کرسمس گفٹ دیا جاتا ہے پہلی بات تو یہ ہے کہ یہ رقم بہت ہی کم ہے اور دسمبر میں کرسمس کے موقع پر غریب، مستحق، بیمار اور لاچار لوگوں کو یہ گفٹ دیا جاتا ہے وہ بے چارے اس انتظار میں ہوتے ہیں کہ کرسمس کے موقع پر ہمیں پانچ ہزار روپیہ دیا جائے گا لیکن ہوتا یہ ہے کہ ہر سال پانچ چھ مہینے کے بعد بھی یہ رقم تقسیم نہیں کی جاتی اور لوگ بے چارے بار بار چکر لگاتے ہیں کہ ہمیں پیسے کب ملیں گے اور آخر اُن بے چاروں کے پاس پانچ سو یا ہزار روپیہ ہی رہ جاتا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ اس معاملے کی کوئی پالیسی وضع کی جائے کہ یہ گفٹ کیسے دیا جائے گا اور کن لوگوں کو دیا جائے گا اور اس گفٹ کے حوالے سے تمام اقلیتی ایم پی ایز کو equal distribution ہونی چاہئے تاکہ وہ حق دار لوگوں کو یہ گفٹ دے سکیں۔

جناب سپیکر! میں نے پنجاب کے باقی اضلاع میں بھی دیکھا ہے کہ وہاں پر یہ رقم اقلیتی ممبران کو نہیں دی جاتی بلکہ دوسرے ممبران کو یہ رقم دی جاتی ہے اور اُن کے پاس تو اور بھی بہت سے

وسائل ہوتے ہیں لہٰذا اقلیتی ممبران کو یہ رقم دی جائے کیونکہ گوجرانوالہ، سیالکوٹ اور قصور میں بھی یہ ہوا ہے۔ میں سمجھتی ہوں کہ مستحق لوگوں کو یہ پیسے دسمبر میں مل جانے چاہئیں۔ دوسری بات یہ ہے کہ اس کی ایک پالیسی وضع ہونی چاہئے کہ کس پالیسی کے تحت یہ پیسے اُن کو دیئے جائیں گے؟

جناب سپیکر! میں تیسری بات یہ کرنا چاہتی ہوں کہ یہ پیسے 5ہزار روپے سے بڑھا کر 10ہزار روپے کرنے چاہئیں کیونکہ 5ہزار روپے تو بہت ہی کم رقم ہے۔ اس کے علاوہ پنجاب میں اقلیتی لوگ 10 فیصد ہیں تو اس لحاظ سے مستحق لوگوں کی 6ہزار تعداد بہت ہی کم ہے اس تعداد کو double کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اس زیرو آور نوٹس کا جواب دیں۔

وزیر انسانی حقوق و اقلیتی امور (جناب خلیل طاہر سندھو): جناب سپیکر! اس زیرو آور نوٹس کا جواب میرے پاس ہے 7۔ نومبر 2016 کو میں نے یہ سمری وزیر اعلیٰ کو بھجوادی تھی۔ اس سمری میں، میں نے clear cut لکھا ہے کہ minority کے جو مقامی ایم پی ایز ہیں ان کو یہ حق دیا جائے کہ وہ ان کی identification کر سکیں۔ میرے یا میرے ڈیپارٹمنٹ کے حصہ میں جو آتا ہے وہ ہم نے کیا ہے لیکن فنانس ڈیپارٹمنٹ نے اس پر ایک objection لگایا۔ ہم نے تو یہ بھی لکھا کہ اکاؤنٹ نہ کھولے جائیں کیونکہ چیف منسٹر نے کہا تھا کہ یہ چھوٹی سی رقم ہے تو لوگ پانچ ہزار روپے کے لئے کہاں اکاؤنٹ کھولیں گے۔ میری فنانس ڈیپارٹمنٹ والوں سے بات ہوئی تو انہوں نے اس پر objection لگا دیا۔ ہم کوشش کر رہے ہیں کہ کسی اور طریقے سے اس معاملہ کو حل کریں۔ میرے بھائی ذوالفقار غوری صاحب نے بھی دو دن پہلے بھی پری بجٹ پر بحث کے دوران بھی یہ بات کی تھی۔ اس معاملہ میں ہمارے محکمہ کی طرف سے یا سمری کی وجہ سے ایسی بات نہیں ہے۔ لاہور سے minorities کے زیادہ ممبران ہیں۔ اس کا فیصلہ نہیں ہوا کہ اس نے تقسیم کیسے ہونا ہے۔ محترمہ میری بہن ہیں یہ ہائی کورٹ بھی گئی ہیں۔ میں نے ان سے فون پر بھی بات کی تھی بلکہ میں نے تین چار روز پہلے تمام ممبران کی میٹنگ بلائی تھی جس میں ان کا نمائندہ بھی میرے پاس آیا تھا۔ میں نے اسے چائے بھی پلائی تھی اور وہ دستخط بھی کر کے گیا ہے کہ میں محترمہ کی جگہ پر حاضر ہوا ہوں۔ میں نے ان تمام سے دستخط لے لئے ہیں۔ یہ صرف لاہور کا معاملہ ہے ہو سکتا ہے کہ سیالکوٹ کا بھی ہو اور اگر ہو گا تو I will do it آپ مجھے حکم کر دیں گی تو میں وہ بھی حل کر دوں گا لیکن اس میں معیار ہے کہ جو widows, orphans disabled and ailing persons ہوں گے ان کو یہ رقم دی جائے گی۔ اس کا طریق کار پہلے یہ تھا کہ پہلے ڈسٹرکٹ کو آرڈینیشن

آفیسرز کے ذریعے تقسیم ہوتے تھے۔ اب ڈپٹی کمشنر ہو گئے ہیں اس لئے تھوڑا delay ہوا ہے لیکن ان کو ہی جاتا ہے اور وہ پھر وہاں verification کرتے ہیں۔ اس کے بعد بنک ان کا شناختی کارڈ دیکھتا ہے اور اس کے بعد ان کو پیسے دیئے جاتے ہیں۔ یہ پیسے کسی ایم پی اے یا منسٹر کو نہیں دیئے جاتے، صرف لسٹ کے مطابق جس بندے کا نام ہوتا ہے تو متعلقہ ڈپٹی کمشنر اس کو دیتا ہے۔ ہم نے ہندوؤں کی ہولی پر بھی ان کو فنڈز دیئے ہیں اور اب پھر ان کی سمری منظور کی ہے۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ ہم نے سکھ حضرات کو بھی فنڈز دیئے ہیں۔ محترمہ نے دس ہزار کی جو بات کی ہے تو آئندہ اللہ تعالیٰ خیر کرے کہ جو سمری آئے گی ان سب کی سفارش اور تعاون سے میں دس ہزار روپے کو recommend کروں گا اور کوشش کروں گا کہ کرسمس سے پہلے یہ مل سکیں۔

جناب سپیکر! اس میں ایسی کوئی بات نہیں ہے اور ان پیسوں میں کوئی embezzlement نہیں کی گئی۔ اسے متعلقہ ڈپٹی کمشنر ہی متعلقہ لوگوں تک پہنچاتا ہے۔ میں یقین دلاتا ہوں کہ دس ہزار روپے کے لئے میں آئندہ تحرک کروں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس زیرو آر نوٹس کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس زیرو آر نوٹس کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا زیرو آر نوٹس جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔ جی، ملک صاحب!

ضلع کونسل کے ریٹائرڈ ملازمین کو پنشن دینے کا مطالبہ

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک فوری نوعیت کے معاملہ کو زیر بحث لایا جائے جو اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے۔ معاملہ یہ ہے کہ صوبہ میں پچھلے تین ماہ سے ضلع کونسلز کے ریٹائرڈ ملازمین کی پنشن بند کر دی گئی ہے اور ان کے فنڈز منجمد کر دیئے گئے ہیں اس کی کیا وجوہات ہیں۔ ان بے سہارا ملازمین کو پنشن میں ادائیگی یقینی بنانے کے لئے جلد از جلد احکامات صادر فرمائے جائیں۔ لہٰذا مجھے اس مسئلہ پر زیرو آر نوٹس کے تحت بولنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب! بات کریں۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! مسئلہ یہ ہے کہ وہ ریٹائرڈ ملازمین اور بزرگ جن میں خواتین اور مرد حضرات شامل ہیں۔ ان کو ایک آس اور امید ہوتی ہے کہ ریٹائرمنٹ کے بعد ان کو جیب خرچ گورنمنٹ پنشن کی شکل میں دیتی ہے۔ ان کی تین ماہ سے پنشن بند ہے ان کے چولہے ٹھنڈے ہو

گئے ہیں۔اس عمر میں ان میں سے کسی کو دوائی کی ضرورت ہے، کسی کو خوراک کی ضرورت ہے اور کسی نے اپنے معاملات ان پنشن کے پیسوں سے حل کرنے ہوتے ہیں۔ان کو پنشن کی تین ماہ سے ادائیگی نہیں ہو رہی۔یہ ضلع ساہیوال کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہ پورے پنجاب کا مسئلہ ہے اس کے لئے میری استدعا ہے کہ آپ ایک حکم جاری فرمائیں کہ پنشن کا اجراء کیا جائے جو کہ ان کا قانونی اور آئینی حق ہے۔اس کے لئے آج ہی آپ یہ حکم صادر فرمادیں کہ ان کو پنشن کی ادائیگی کی جائے تاکہ وہ جو بے سہارا بزرگ ہیں ان کو مزید تکالیف سے بچایا جاسکے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس زیرو آر نوٹس کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔اس زیرو آر کا کل جواب منگوائیں اور جتنے بھی زیرو آر نوٹس pending ہیں ان کے لئے کوشش کریں کہ ان کے جوابات کل تک آجائیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! ایک بہت اہم واقعہ ہوا ہے جسے میں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہوں۔ہمارے ایک ڈاکٹر محمد اقبال چودھری محکمہ صحت سے بطور ایڈیشنل پرنسپل میڈیکل آفیسر ریٹائر ہوئے ہیں۔ان کے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا کہ ان کا بانڈ نکلا تھا اور وہ اپنی زوجہ کے ہمراہ سٹیٹ بنک انعام کی رقم وصول کرنے کے لئے گئے۔وہ یکم مارچ کو صبح 11:00 بجے وہاں پہنچے، وہ وہاں تین گھنٹے کھڑے رہے لیکن لائن ٹس سے مس نہیں ہو رہی تھی تو انہوں نے سکیورٹی والوں سے پوچھا کہ کیا معاملہ ہے کہ لائن چل کیوں نہیں رہی۔وہ دیکھتے تھے کہ باہر سے کچھ لوگ آتے تھے، وہ سیدھا اندر کاؤنٹر پر جارہے تھے اور ان کا کام ہو رہا تھا جو سفارشی آرہے تھے۔وہ اور ان کی بیگم لائن میں کھڑے تھے جب انہوں نے پوچھا کہ آپ کے سکیورٹی ہیڈ کہاں ہیں تو انہیں بتایا گیا کہ وہ بیمار ہیں اور چھٹی پر ہیں لیکن 2:00 بجے کے قریب وہ سکیورٹی ہیڈ جن کا نام کرنل ریٹائرڈ مظفر احمد طاہر ہے وہ تشریف لائے۔انہوں نے ان سے شکایت کی کہ ہم تین گھنٹے سے کھڑے ہیں اور لوگ اِدھر اُدھر سے آکر جا کر اپنا کام کروا رہے ہیں۔میری بیوی سمیت ساری خواتین تین گھنٹے سے کھڑی ہیں تو ان کی کوئی دادرسی کریں۔انہوں نے کہا کہ آپ کون ہوتے ہیں بیچ میں بولنے والے تو ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ میں ایک سینئر سٹیزن ہوں اور پنجاب کے respectable profession سے تعلق رکھتا ہوں اور کام کرتا رہا ہوں۔اس پر وہ آگ بگولا ہو گئے کہ تم نے کیسے کہا کہ سفارشی اندر جا رہے ہیں۔میں یہ کام نہیں کروں گا آپ نے جو کرنا ہے کر لو۔ڈاکٹر صاحب نے ان سے

کہا کہ آپ مجھ سے ایسی بات کیوں کر رہے ہیں میں پاکستان کا شہری ہوں اور میری عزت کرنا آپ کا فرض ہے۔ اس پر انہوں نے اپنے گارڈز کو بلا لیا اور دونوں میاں بیوی کو دھکیلتے اور گھسیٹتے ہوئے حتیٰ کہ عورت کو بھی گریبان سے پکڑا گیا۔ وہ گارڈز ان کو گھسیٹتے ہوئے ان کے کمرے میں لے گئے اور وہاں ان کو بند کر دیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! اس پر آپ تحریک التوائے کار دے دیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔ میں یہ چاہتی ہوں کہ اس پر serious action لیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! آپ اس پر کل تحریک التوائے کار دے دیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! شکریہ

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک مظہر عباس راں!

ملک مظہر عباس راں: جناب سپیکر! میں بہت ہی پرانے اور دیرینہ مسئلہ کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایڈن آباد کے نام پر ایڈن والوں نے پنجاب میں بہت بڑا فراڈ کیا ہے۔ لوگوں کے کروڑوں اربوں روپے اس میں ڈوب گئے اور وہ کھا گئے۔ میں تین چار سالوں سے اس بات کو point out کر رہا ہوں۔ میرا اس میں کوئی ذاتی interest نہیں ہے۔ میرے کوئی پیسے تھے وہ مجھے ادا کر دیئے گئے ہیں لیکن پنجاب کے جن لوگوں کے ساتھ فراڈ ہوا ہے ان کا کچھ نہیں ہو رہا۔ یہاں کمیٹی والے میٹنگ بلاتے ہیں تو وہ اس میں نہیں آتے اور کبھی میٹنگ adjourn کر دی جاتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! یہ معاملہ میرے علم میں ہے انشاء اللہ اس کو جلد sort out کر لیا جائے گا۔ آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس کل بروز بدھ مورخہ 15-مارچ 2017 صبح 10:00 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔